وَاَنَّہٗ هُوَ اَضْحَکَ وَاَبْکٰی لا وَاَنَّہٗ هُوَاَمَاتَ وَاَحْیَا. (نجم ۴۳،۴۴)

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا

وصالِ مسعودِ ملت علیہ الرحمہ

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضۡحَکَ وَاَبۡکٰی ۙ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحۡیَا ۔

(نجم ! ۴۳،۴۴)

اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رولایا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا

وصالِ مسعود ملت علیہ الرحمہ

ابوالبلال محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

حقوق طباعت بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام .... وصال مسعود ملت

مرتب و تحریر .... محمد علی سومرو مسعودی

سن اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء

حروف سازی .... سید شعیب مسعودی

ناشر .... ادارۂ مسعودیہ، کراچی

تعداد .... ایک ہزار

ہدیہ ....

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ ۲/۲۶، ۵، ناظم آباد، کراچی۔ فون نمبر ۶۴۷۱۴۷۷۔۰۳۱

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز، ضیاء منزل (شوگن مینشن) ایم اے جناح روڈ عید گاہ، کراچی

۳۔ مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، محلّہ فرقان آباد، کراچی

۴۔ فرید بک اسٹال، ۳۸۔ اردو بازار لاہور۔ فون ۷۲۲۴۸۱۹۔۰۴۲

باسمہٖ تعالیٰ

①

زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے ــــــ نشیب و فراز آتے رہتے ہیں ــــــ کبھی اُجالا کبھی اندھیرا ــــــ کبھی اندھیرا کبھی اُجالا ــــــ زمین پر بسنے والے جب نور کو ترستے ہیں ــــــ ظلمت کے پردے اُٹھتے چلے جاتے ہیں ــــــ نئے نئے نقوش اُبھرتے چلے آتے ہیں ــــــ روشنیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں ــــــ ہر طرف اُجالا ہی اُجالا نظر آتا ہے ــــــ راستہ صاف ہو جاتا ــــــ نظروں سے اوجھل منزل، نظروں کے سامنے آنے لگتی ہے ــــــ ڈگمگاتے ہوئے قدم، جمنے لگتے ہیں ــــــ پست حوصلے، بلند ہونے لگتے ہیں ــــــ قافلہ والے دیر سے دیر سے جمع ہونے لگتے ہیں ــــــ پھر وہی کوس رحیل ــــــ پھر وہی بانگ درا ــــــ پھر وہی دھوم دھام کہ سبحان اللہ، ماشاء اللہ!

ایک صدی گزرتی نہیں کہ غبار چھانے لگتا ہے ــــــ زمانے کا عمل جس طرح اجسام کو متاثر کرتا ہے ــــــ افکار کو بھی متاثر کرتا ہے ــــــ افراد کے احوال بدلتے رہتے ہیں ــــــ افکار کی چمک دمک ماند پڑنے لگتی ہے ــــــ ملت کا حال دگرگوں ہونے لگتا ہے ــــــ تو پھر وہ چمکانے والا، چمکانے والوں کو بھیجتا ہے جو اندھیروں میں اُجالا کرتے ہیں ــــــ رسولوں اور نبیوں کا سلسلہ تو بند ہو گیا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم آ چکے ــــــ ہاں مگر مجدد آتے رہیں گے ــــــ اندھیروں میں اُجالا کرتے رہیں گے ــــــ ماحول بدلتے رہیں گے ــــــ انقلاب لاتے رہیں گے ــــــ آتے رہیں گے جاتے رہیں گے ــــــ جاتے رہیں گے آتے رہیں گے ــــــ زندگی کی طرح رواں دواں رہیں گے۔

اس کے نام

جس نے ۸۰ برس اس دنیا میں زندگی گزاری

جس نے پوری زندگی شریعت و سنت کے مطابق گزاری

جس نے اپنے رشد و ہدایت کے ذریعے ہزاروں کو شریعت کے تابع کیا

جس نے اپنے ملفوظات ارشادات سے ہزاروں کو دین کی طرف متوجہ کیا

جس نے اپنے عمل و کردار سے ہم کو ایک مشعل راہ دکھائی

جس نے اپنے حسن اخلاص و حسن سلوک سے ہزاروں کو متاثر کیا

جس نے جدید انداز میں لکھ کر نوجوانوں کو ایک نیا جذبہ دیا

جس نے عاشقانہ و عارفانہ تحریریں لکھ کر بے شمار کو عاشق رسول بنایا

جس نے نئے نئے لکھنے والوں کو لکھنے کا ایک سلیقہ بتایا

جس نے اپنی رہنمائی سے کئی حضرات کو اہل علم و اہل قلم بنایا

جس نے اپنے وجودِ مسعود سے علم و عرفان کی دولت سے سراب کیا

جس نے اپنی نورانی تربیت سے دلوں میں عشق رسول روشن کیا

جس نے علمی و دینی خدمات سے لوگوں کو اللہ رسول کے قریب کیا

جس نے اپنے روح پرور خطابت سے لوگوں کو محبت و عقیدت سے مالا مال کیا

جس نے اپنے قول وعمل سے لوگوں کے اندر ایک انقلاب برپا کیا

جس نے سوئے ہوئے بندوں کو بیدار کیا

جس نے اپنی دل آویز گفتار سے غیروں کو بھی اپنا بنایا

جس نے اپنے قلم ونورانی گفتار سے حضور ﷺ کا شیدائی وفدائی بنایا

جس نے اپنی سیرت و کردار سے ادب کا سلیقہ سیکھایا

جس نے تجدیدی کارناموں سے دین کو از سر نو زندہ کیا !

ہاں ۔

وہ تیرے دین کا بے لوث خادم

وہ تیری مہربانی کا ہے حق دار

(طارق سلطان)

احقر

محمد علی عبداللہ سومرو مسعودی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

”وصالِ مسعودِ ملت“

زندگی بھی رب کریم کی عطا ہے اور موت بھی رب کریم کی عطا ہے........... یہ اللہ کی شان ہے کہ جب چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور جب چاہتا ہے لے لیتا ہے یہ سب اس کی طرف سے ہے ہماری نظر صرف اللہ پر رہنی چاہئے...... انسان کو یہ غور کرنا چاہئے کہ غم بھی اس کی طرف سے اور خوشی بھی اس کی طرف سے ہے...... ہم اللہ کی امانت ہیں وہ جب چاہے واپس لے لے، ہمارے سر کے تاج، فخرِ ملت، مجدد ملت مسعودِ ملت حضرت شاہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے چند ایک ارشادات ملاحظہ فرمائیں، یہ ارشادات و ملفوظات پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہیں...... آپ نے جو فرمایا وہ ایک ایک بات دل میں اترنے والی ہیں، آپ کی ایک ایک بات جو ایمان کو تازہ کرنے والی ہیں...... آپ کی ایک ایک بات دل میں یقین پیدا کرنے والی ہے اور آپ کی ہر بات محبت و عشق کا جذبہ پیدا کرنے والی ہے۔

ہاں! آپ کے ارشادات میں درس ہی درس ہے...... سبق ہی سبق ہے...... آپ کی ایک ایک بات میں تلقین ہی تلقین ہے...... آپ کی ایک ایک بات میں نصیحت ہی نصیحت ہے اور آپ کی باتوں میں ہدایت یہ ہدایت ہے، غم زدوں کو کس شان سے دلاسہ فرماتے ہیں۔ غم کے ماروں کو کس قدر حوصلہ فرماتے ہیں، آپ کا ایمانی جذبہ تو دیکھیں اور نظر تو دیکھیں، آپ کا یقین کتنا بلند تھا...... آپ کی نظر صرف اللہ پر تھی اور آپ توجہ الی اللہ کے کس قدر کامل تھے بلا شبہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل تھا غم ہو یا خوشی ہو آپ ہر لمحہ شکر گزار رہتے، آپ دیکھیں کہ خود ایک جگہ فرمایا!

غم بھی اس کی طرف سے، خوشی بھی اس کی عطا ہے......زندگی بھی اس کی عطا ہے، موت بھی اس کی عطا ہے۔ ؎

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے
خلش درد کی بن آئی ہے

(معارف رضا: شمارہ اگست ۲۰۰۷ء)

ایک دوسری جگہ فرمایا!

جان ہم کیا دیں کہ زندگی بھی اس کی عطا ہے ہمارا تو کچھ بھی نہیں کہ جان بھی اُس کی دی ہوئی ہے۔

ایک اور جگہ تحریر فرمایا کہ:

وہ اپنے بندوں کا پالنہار ہے، سب کچھ اُسی کا ہے، ہمارا کچھ بھی نہیں، ہم بھی اپنے نہیں، اسی کی امانت ہیں، سچ کہا ؎

ہیچم اگر تو بازستانی متاع خویش
دارد دو عالم از تو قلیل و کثیررا

اس کا کرم ہے کہ اپنے مال کو ہمارا مال بنادیا، اپنی مِلک کو ہماری مِلک بنادیا۔ ورنہ ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(مکتوبات مسعودی، غم نامے وتعزیت نامے، مرتبہ عبدالستار طاہر، مطبوعہ کراچی)

اللہ اللہ! کیسی توجہ الٰہی ہے، کیا ایمان ہے، کیا یقین ہے، اس عاشق رسول نے غم زدوں کو صبر کرنے کا کیا خوب درس دیا۔ اللہ کی شان کہ وہ آزمائش میں بھی انعام عطا فرماتا ہے اور جو غموں کو برداشت کرتے ہیں انہیں بھی بے حد انعام و کرام عطا فرماتا ہے، اسی عاشقِ رسول نے غموں میں مبتلا ہونے والوں کے لئے کیا خوب نسخہ عنایت فرمایا...... سنیئے سنیئے!

غموں وآلام کا علاج توجہَ الی اللہ ہے، اس توجہ میں جتنی استقامت پیدا ہوتی ہے اُسی قدر اطمینان وسکون میسر آتا ہے ۔

آلام روزگار کو آسان بنادیا
جو غم ملا اُسے غم جاناں بنادیا

(ایضاً: ص،۲۳)

اللہ اکبر! کیا علاج بتایا، اندازہ لگائیں کہ مسعود ملت کس قدر توجہَ الٰہی میں مستغرق تھے، آپ پر مسلسل آزمائشیں آئیں آپ نے خوشی سے اس کا استقبال کیا، صبر واستقامت کا مظاہرہ اس قدر کیا کہ آپ کندن بنتے چلے گئے یہ کہنے کی بات نہیں انسان ان کی عملی زندگی کو دیکھ سکتا ہے، انہوں نے عمل بھی کیا اور دوسروں کو درس بھی دیا ہے۔ اب اسی تحریر کو دیکھ لیجئے یہ کیا درس دے رہی ہے۔ ہاں!

غم والم کے ایسے ہی موقعوں پر محبوب و نامحبوب سیرتیں دن کے اُجالے اور رات کی تاریکی کی طرح ممتاز نظر آتی ہیں...... نامحبوب، جفائے محبوب پر چیختے چلاتے ہیں اور محبوب کا جفائے محبوب کو نظرِ محبت سے دیکھ کر وفا سے زیادہ لطف پاتے ہیں۔ ۔

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے
خلش درد کی بن آئی ہے

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، موج خیال، ص،۱۰۳، مطبوعہ کراچی)

اللہ اکبر! درسِ محبوبیت تو دیکھیں...... انسان محبوبیت کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا کہ جب تک وہ غم والم کے باوجود محبت میں کامل نہ ہو جائے...... یہ عاشقوں کی شان ہے کہ وہ محبوبیت تک پہنچ جاتے ہیں وہ غم والم میں بھی اپنی نظر اللہ کی طرف کرتے ہیں...... ان محبوبوں کی شان یہ ہے کہ آزمائش کے باوجود اللہ ورسول کی محبت میں گم رہتے ہیں...... وہ آزمائش وتکالیف میں بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہ غم والم میں بھی کیف وسرور پاتے ہیں، ان کی زبان پر شکایت وشکوہ نہیں ہوتا۔

حضرت مسعود ملت بھی انہی ہستیوں میں تھے...... آپ اللہ ورسول کے شیدائی وفدائی تھے...... آپ سچے عاشقِ صادق تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی باتوں میں کشش ہی کشش تھی اور تاثیر ہی تاثیر تھی...... آپ کی باتیں دل میں اترنے والی ہوتی تھیں، اب اسی تحریر کو ملاحظہ فرمائیں کہ کیسی عظیم بات فرمارہے ہیں کہ!

> حقیقت میں آلام ہی سے زندگی نکھرتی ہے، غم والم نہ ہو تو زندگی زندگی ہی نہیں...... غم، عظیم انسانوں کا رفیق ہے، اس کی عظمت اس رفاقت میں مضمر ہے۔

(مکتوبات مسعودی: ص، ۲۷)

بلاشبہ آپ کی پرکشش شخصیت بھی عظیم تھی، کیوں کہ آپ نے بھی غم برداشت کیے اور غموں وتکالیف کو گلے لگایا...... بے شک جو عظیم ہوتے ہیں ان کے امتحانات بھی سخت ہوتے ہیں اور ان پر آزمائشیں بھی بہت آتی ہیں یہ عظیم سیرتوں کا اعجاز ہے۔

حضرت مسعود ملت کا عمل و کردار آج اس نفس پروری دور کے لئے مشعلِ راہ اور قابل تقلید بھی ہے۔ حضرت کی باتوں میں تاثیر ہی تاثیر تھی کیسی دل لگتی بات فرمائی کہ!

آلام معمار حیات ہیں...... شاید اس نظر سے ہم نے نہیں دیکھا ورنہ آلام سے نفرت نہ ہوتی، پیار ہوتا...... ہم مصیبتوں سے بھاگتے ہیں مگر وہ ہم کو بنانے سنوارنے آتی ہیں...... وہ غازۂ حیات ہیں...... وہ بہار زندگی ہیں...... ہاں عذاب الٰہی والی بات الگ ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ عذاب بھی دوسروں کے لئے عبرت ہے...... دوسروں کا کارساز ہے...... تاریخِ عالم دیکھ جائیے مشاہیر عالم میں کوئی ایسا نظر نہ آئے گا جو غم والم سے بیگانہ رہا ہو۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: موج خیال، ص،۱۵۹)

آپ کا وجودِ مسعود سراپا مسعود تھا...... آپ کا وجودِ مسعود ہمارے لئے سراپا شفقت ہی شفقت تھا...... آپ ہمارے محسن تھے...... آپ ہمارے دل العزیز تھے...... آپ ہمارے سر کے تاج تھے......۔ آپ ہمارے رہبر و رہنما تھے، قربان جائیں آپ پر کہ کبھی زبان پر شکایت و شکوہ نہ کیا ہر وقت اللہ کا شکر ادا کیا بلکہ توجہ صرف اللہ و رسول پر رکھی، آپ ہر وقت مولائے کریم کے حضور حاضر ہونے کے لئے تیار و بے تاب تھے...... سنیئے سنیئے کیا فرما رہے ہیں!

ہم اللہ ہی کی امانت ہیں، سب کو اسی کے حضور حاضر ہونا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے وہ چلے گئے، حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہو گئے۔ عالم ظاہر میں تو پہلے ہی حاضر ہو چکے تھے، اب عالم باطن میں حاضر ہو گئے۔

(مکتوبات مسعودی، ص،۱۳۵)

دوسری جگہ تحریر فرمایا!

سب کو اُس کے حضور میں حاضر ہونا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے، وہ خوش نصیب ہیں جو وصال محبوب سے پہلے سرفراز ہوئے...... سب اُسی کے حضور حاضر ہو رہے ہیں، جو آئے تھے وہ سب جا رہے ہیں، فراق کی گھڑیاں ختم ہو رہی ہیں۔ وصال کے دن آ رہے ہیں۔ اللہ اکبر! (ایضاً! ص، ۹۵، ۱۰۳)

سنیئے سنیئے!

سب کو اُسی کے حضور حاضر ہونا ہے، بس دیر سویر کی بات ہے، جانے والے چلے گئے جو رہ گئے وہ بھی رفتہ رفتہ حاضر ہو جائیں گے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بڑی دولت ہے، اگر یہ جان دے کر حاصل ہو تو بھی بہت ارزاں ہے۔

دو عالم قیمت خود گفتۂ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

(ایضاً: ص، ۱۰۴)

اللہ اکبر! وہ جہاں جانا چاہتے تھے چلے گئے وہ مولائے کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں چلے گئے۔ عاشق اپنے محبوب کے پاس چلا گیا اور عاشقوں کی یہی آرزو ہوتی ہے کہ وہ جلدی جلدی اس دنیا سے نکل کر اصل مقام پر چلے جائیں، وہاں تو عظیم دولت سے مشرف ہونا ہے، یہ اصل آرزو ہے، یہ اصل بے قراری ہے اور یہ اصل بے تابی ہے، ہم دنیا کی دولت کے پیچھے لگے رہتے

ہیں، ہم ظاہری دنیا کو ہی پسند کرتے ہیں اور یہ ہیں کہ آرزو یہ کر رہے ہیں کہ ہمیں اے مولا تیرے حضور حاضر ہونا ہے، ہمیں حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونا ہے...... دیکھو دیکھو...... وہ کیا فرما رہے ہیں!

وہ کریم بے نیاز ہے، جب چاہتا ہے اپنے بندوں کو اٹھالیتا ہے وہ
مالک ہے اور ہم اس کی ملک ہیں، وہ مختارِ کُل ہے، ہمارا کچھ نہیں
اس کرم سے ہمارا وجود ہے۔
ہم سب اُسی کی امانتیں ہیں، اُس کا کرم ہے کہ اپنی امانتوں کا ہم
کا مالک بنایا اور مُنتَفِع ہونے کی اجازت بھی دی۔

(ایضا: ص ۱۳۳)

حضرت مسعود ملت کے ملفوظات ونگارشات زندگی بنانے والے ہیں...... آپ کی ایک ایک تحریر...... نہیں نہیں...... ایک ایک لفظ صحیح راہ بناتا ہے، دل میں محبت پیدا ہوتی ہے اور ایمان ہمارا جاگتا ہے، آپ کی باتوں میں سرور ہی سرور ہے...... آپ کی گفتگو میں کیف ہی کیف ہے...... آپ کی ایک، ایک بات احکایات سے کم نہیں...... یہ ملفوظات غم زدوں کو چین وسکون سے آراستہ کرتے ہیں اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ اللہ اکبر!

آپ کا وجودِ مسعود ہمارے لئے باعث نعمت تھا اور باعثِ رحمت بھی، آپ کی باتیں یاد آرہی ہیں...... اور آپ کا انداز درس یاد آرہا ہے، آپ کی یاد نے بے قرار کیا ہوا ہے...... آپ کے جانے سے یہ آنکھیں اشکبار ہو جارہی ہے...... دیکھو دیکھو...... وہ اس فانی دنیا میں رہنے کو قید خانے سے کم نہ سمجھتے تھے، وہ اصل مقام کو یاد کرتے تھے اسی لیے تو تحریر فرمایا کہ!

اور سچ یہ ہے کہ جہاں وہ ہے وہ رہنے کی جگہ ہے اور جہاں ہم
ہیں وہ قید خانہ ہے، جو قید خانے سے آزاد ہوا وہ قیدیوں سے
اچھا ہے۔ (اللہ اکبر!) (ایضاً: ص،۴۷)

ایسا لگ رہا ہے کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ اپنے ہی وصال پر ہم کو صبر کی تلقین فرمارہے ہیں اور دلاسہ دے رہے ہیں حضرت اس قید خانے سے آزاد ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وہ زندگی کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے نعمت سمجھتے تھے اور وہ موت کو بھی اللہ کی طرف سے نعمت سمجھتے تھے، آپ اندازہ تو لگائیں کہ وہ آزمائش کو بھی رحمت سمجھتے تھے اس کا آپ نے یوں درس دیا اور لکھا کہ!

محبت کی آزمائش ہورہی ہے، رحمت کی برکھا برس رہی ہے
ہدایت کی دھنک کھل رہی ہے۔

انعام وایلال محبت ہی کے جلوے ہیں، اولعرالعزم ایلام میں بھی
انعام کی لذت پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو بھی اس لذت سے آشنا
فرمائے اور ہر حال میں اپنی رضا پر راضی رکھے۔ آمین

ساری سعادتیں اور ساری کامیابیاں اس کی رضا میں ہیں ۔

ہر جفا ہر ستم گوارا ہے
اتنا کہہ دو کہ تو ہمارا ہے

ہر صدمہ نہ معلوم کتنے صدموں کی یاد دلاتا ہے، غم نہ ہو تو خوشی نہ ہو اور خوشی نہ ہو تو غم نہ ہو، مبارک ہیں وہ جو خوشی و غم سے بے نیازانہ گزر گئے ۔

تا دوست رسیدم چو از خویش گزشتیم
از خویش گزشتن چہ مبارک سفرے بود

(ایضاً:ص،۹۵)

ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ!

ثمرات کی آزمائش بڑی آزمائش ہے، لیکن اس آزمائش میں کامیابی پر رحمت وہدایت اور معیت حق جل مجدہ، کی خوشخبری سنائی گئی ہے، وہ مصیبت بھی رحمت ہے جس میں اس کریم کا قرب خاص نصیب ہو۔

بغیر آزمائش و ابتلا محبت کا اندازہ ہونہیں سکتا، یہ آزمائش اہل محبت کے لئے، مایہ صد افتخار اور موجب صد فرحت ہے۔

تیری مرضی جو دیکھ پائی ہے
خلش درد کی بن آئی ہے

ایلام میں اس کی رضا ہوتو وہ انعام سے ہزار درجے بہتر ہے، اہل رضا ایلام میں انعام سے زیادہ لطف پاتے ہیں کہ انعام میں شائبہ حظ نفس ہے اور ایلام میں شائبہ حظ نفس نہیں۔

وہ جلال میں مشاہدہ جمال کرتے ہیں، جہاں لوگ صبر کرتے ہیں وہ شکر بجالاتے ہیں کہ جفا بھی آئینہ دار محبت ووفا ہے۔

جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں

اس کی جفا عین وفا ہے، وہ رلاتے بھی ہیں، وہ ہنساتے بھی ہیں

وانہ اضحک وابکی

ایک عارف نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

شب وصل میں شمع ساں مجھ کو آہ!
جلاتے ہنساتے، رلاتے ہیں آپ

دنیا کے محبوب جفا پیشہ ہیں لیکن وہ جفا پیشہ نہیں، وہ عین کرم ہے، وہ جان رحم ہے، وہ اپنے چاہنے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتے......

ان اللہ مع الصابرین

اللہ اللہ! کیسی دلداری ہے، کیسی محبت ہے، کیسا پیار ہے کہ ہر لمحہ چاہنے والوں کے ساتھ ہیں ۔

مژدہ اے دل کہ بہر استقبال
رحمتش بے قرار می آید!

(ایضاً:ص،۸۸)

اللہ اللہ! آپ کی زندگی آزمائشیوں سے بھری ہوئی تھی، صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا......کبھی شکایت وشکوہ نہ کیا......آپ کا بچپن ایک مذہبی ماحول میں گزرا...... بچپن ہی سے آپ کے دل میں علمی ودینی شوق کا جذبہ رہا، آپ کا بچپن شاہی مسجد فتحپوری دہلی کی فضاؤں میں گزرا، جہاں علم وادب کی بہاریں ہی بہاریں تھیں۔

آپ اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے آغوش مبارک میں پلے بڑھے، آپ کی تربیت ایک ایسی ہستی نے فرمائی جو اپنے وقت کے عظیم المرتبت شخصیت تھے اور اپنے عمل وکردار میں بے مثال تھے...... وہ تقویٰ

وپرہیزگاری میں اعلیٰ تھے، وہ مفتی تو تھے ہی لیکن متقی زیادہ تھے......جس اعلیٰ شخصیت کی تربیت ہوتو پھر یہ خود کیوں اعلیٰ نہ ہوں؟...... پھر یہ تقویٰ وپرہیزگاری کا رنگ حضرت مسعود ملت کی شخصیت میں کیوں نہ چڑ تا، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری مدظلہ العالیٰ نے خوب فرمایا!

''الحمدللہ! حضرت قبلہ مسعود ملت حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے جلال و جمال اور ظاہری و باطنی کمالات کے مظہر ہیں۔''

حضرت مولانا موصوف کی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ!

''حضرت مسعود ملت اپنے جد امجد شاہ محمد مسعود محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے مظہر کی حیثیت سے اپنے والد ماجد اور مرشد گرامی شیخ بحر و بر مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کی علمی اور روحانی ورثے کے امین اور باطنی خلیفہ کی حیثیت سے ایک گوشے میں بیٹھ کر تحریک احیائے دین کی طرف اپنی علمی و روحانی سفر جاری رکھے ہوئے تھے'' (عنایات مظہریہ کا مظہر، ص ۱۳، مطبوعہ کراچی)

اللہ اللہ! ایک پروفیسر نے کیا خوب دعائے آرزو کی ہے۔

حکمت کرے خدا سے دعا ہو کے سجدہ ریز
جاری تھا فیض آپ کا جاری سدا رہے
(امیر خان حکمت)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو صلاحیت وقوت حاصل تھی، آپ نے اپنی جدید اندازِ تحریروں سے ایک جہاں کو سراب کیا...... نئے نئے پہلو پر آپ

نے لکھا، تقریباً ہر موضوع پر آپ نے لکھا لیکن جو کچھ لکھا اس کا حق ادا کیا...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو ایک عاشقانہ و عارفانہ تحریروں میں پیش کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کا ذکر جس انداز میں آپ نے پیش کیا اس دور حاضر کے لحاظ اپنی مثال آپ ہے جس طرح اپنی عاشقانہ، عارفانہ، ادیبانہ اور عالمانہ تحریروں سے لوگوں کے دلوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منور فرمایا وہ بھی اپنی مثال آپ ہیں، اس میں شک نہیں کہ آپ کی تحریروں نے جذبۂ ایمان اور جذبۂ عشق کا جلوہ دکھایا ہے، آپ کی رہنمائی نے کئی حضرات کو عزت و وقار سے سرفراز کیا ہے جو عالم نہ تھے وہ عالم ہو گئے...... جو اہل قلم نہ تھے وہ قلم نگار ہو گئے...... جو اہل دل و اہل محبت نہ تھے وہ اہل دل و محبت والے ہو گئے...... آپ ایک آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکے اور اپنے حسن عمل و حسن خلق سے ہزاروں کو چمکا دیا...... آپ کی شخصیت یقیناً ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی تھی، آپ نے ہر ایک کو اللہ و رسول اور اللہ و رسول کے محبوبوں کا شیدائی و فدائی بنا رکھا تھا، حقیقت یہ ہے کہ آپ کا وجود مسعود ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک نعمت سے کم نہ تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کی قبر شریف کو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن و منور فرمائے۔ آمین۔

ایک عالم اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ!

> ان کا (مسعود ملت) دل محبت وشفقت کے امڈے ہوئے جذبات کا بحر ناپیدا کنار ہے، ان کا سینہ انوار و تجلیات کا خزینہ ہے، آپ کی نورانی ترتیب سے نہ جانے کتنے بھٹکے ہوئے انسان راہ راست پر آ گئے اور آپ کے روحانی اثرات سے نہ جانے کتنے تاریک دل نور ایمانی سے جگمگانے لگے۔

بلاشبہ اس گئے گزرے زمانے میں ڈاکٹر صاحب کی ہمہ گیر
شخصیت ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس کی روشنی میں علم وعمل میں ہم
آہنگی پیدا کر کے منزلِ مراد حاصل کی جاسکتی ہے۔

(تذکار مسعود ملت، ص ۲۴۵، مطبوعہ لاہور)

ہاں ؎

بارش نورانیت ہم پر یونہی دائم رہے
آپ کی شفقت ،محبت تاابد قائم رہے

(پروفیسر فیاض احمد کاوش علیہ الرحمہ)

حضرت مسعود ملت کی پر کشش شخصیت اس نفس پروری دور کے عالم میں واقعی قابل تقلید ہے، آج آپ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم صحیح معنوں میں صراط مستقیم پا سکتے ہیں کیوں کہ ایسی عظیم ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں...... یہ ہماری خوش نصیبی تھی کہ ہم ان کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہے ہیں، آپ کی ذاتِ گرامی اپنی سراپا نورانیت تھی، کہ جن کی تر تیب نے ہر ایک کو منور کیا۔ ؎

قریۂ جاں کو منور کرگئی تیری ضیاء
تو شریعت کی جہاں نورِ طریقت کا امیں

(خالد محمود)

آپ کی نورانی تربیت نے بکثرت لوگوں کو بنایا اور سنوارا، جن کو لکھنا نہیں آتا تھا وہ آپ کی رہنمائی سے لکھنے کی طرف راغب ہوا، نہ کہ لکھنے کے قابل ہوئے بلکہ لکھنے کا سلیقہ تک سیکھایا...... جن کو بولنا نہیں آتا تھا الحمدللہ! آپ کی نورانی تربیت نے بولنا سیکھایا...... جو عالم وفاضل نہ تھے وہ آپ کی رہنمائی سے عالم وفاضل کے

مقام پر پہنچیں...... کتنے حضرات ہیں کہ جن کے دل تاریکیوں میں مبتلا تھے آپ کی صحبت وملفوظات نے ان کے دلوں کو منور کیا...... جن کے دل عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی تھے۔ الحمدللہ! آپ کی نورانی تربیت وملفوظات نے دلوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن کیا۔

ہاں! آپ کی رہنمائی نے ایمان وعقیدت کا جذبہ پیدا کیا...... آپ کی رہنمائی نے علمی، دینی وادبی شعور پیدا کیا...... آپ کی رہنمائی نے محبت وعشق کا جذبہ پیدا کیا۔ ہاں!

آپ کی رہنمائی حسن عمل وحسن خلق کا درس دیتی ہے...... آپ کی رہنمائی اللہ ورسول کے قریب کرتی ہے...... آپ کی رہنمائی عشق رسول سے سرشار کرتی ہے...... آپ کی رہنمائی اس نفس پروری دور کے لوگوں اور خاص کر نوجوان طبقوں کو دولت ایمانی اور دولت عشق سے مالا مال کرتی ہے، آپ کی عاشقانہ اور عارفانہ رہنمائی نے ہزاروں تاریکی دلوں کو منور کیا...... ہاں۔

رہنمائے سالکاں ہے تو متاعِ عارفاں
تیری نسبت نے عطا کی دولتِ حق الیقیں

(خالد محمود)

بات کہاں سے کہاں نکل گئی، بات ہو رہی تھی آزمائش کی، بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو اس کو صبر بھی عطا فرماتا ہے اور صبر کے بدلے انعام واکرام سے بھی نوازتا ہے، اسی عاشقِ رسول کی تلقین اور درس تو ملاحظہ فرمائیں، ہاں یہ کیسی آواز آرہی ہے۔ سنیئے۔ سنیئے!

دنیا میں قدم قدم پر آزمائشیں ہیں...... ان آزمائشوں سے حسن وخوبی کے ساتھ گزر جانا کوئی آسان بات نہیں، اس کے لئے

بے مثال ہمت وحوصلے کی ضرورت ہے...... یہ ہمت وحوصلہ اولیاءاللہ کی پاک زندگیوں سے ملتا ہے وہ ایک روشن مینار ہیں جوزندگی کی تاریک راہوں ہماری رہنمائی کرتی رہتی ہیں۔

زندگی میں انسان مختلف حادثات سے دوچار ہوتا ہے...... ہر حادثہ محبت کی آزمائش ہے کیوں کہ آزمائش کے بغیر محبت کی صداقت کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اسی لئے مولائے کل نے ارشادفرمایا!...... ''ہم تمہاری محبت واخلاص کو آزمائیں گے''......''خوف سے آزمائیں گے''......''بھوک سے آزمائش گے......'' اموال وثمرات اور جانوروں کوضائع کر کے آزمائش گے۔

سب سے بڑی آزمائش جان کی آزمائش ہے، پھراولاد کی جان جواس دنیامیں انسان کی محبوب ترین متاع ہے۔

(موج خیال:ص،۱۰۱)

اللہ اکبر!

لغزش ہوئی اور نہ لرزش کبھی ہوئی
احوال زندگی بھی صبر آزما رہے

(امیر خان حکمت)

یہ اللہ والوں کی شان ہے اور یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق وغلاموں کی شان ہے کہ وہ آزمائش میں بھی لطف پاتے ہیں اور تکالیف میں بھی سکون وچین حاصل کرتے ہیں، انہی اولیاء اور عاشقوں میں مسعود ملت بھی ہیں کہ ان کی زندگی آزمائشوں سے بھری ہوئی تھی اور غموں میں ڈوبی ہوئی تھی لیکن پھر بھی توجہ صرف اللہ ورسول پر رکھی، انہوں نے ہر آزمائش کوصبر ومحبت سے استقبال کیا اور ہر تکالیف کو گلے لگایا، ہر امتحان میں اللہ کا شکرادا کیا، یہاں شاعر نے خوب کہا۔

لغزش ہوئی اور نہ لرزش کبھی ہوئی
احوال زندگی بھی صبر آزما رہے

یہی نہیں کہ خود اس امتحان میں پورے اترے اور اس پر صبر آزما رہے بلکہ دوسروں کو بھی اس صبر و استقامت کی طرف متوجہ و راغب کیا، آپ نے صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے کا خوب درس دیا، آپ کی یہ تحریر قابل توجہ ہیکہ!

غم عطائے کریم ہے اس کو سینے سے لگائیے، اللہ اکبر! وہ خود ہمارے سینے سے لگا ہے، ذرا ملاحظہ تو فرمائیے اس نوازش و کرم کو!

ونحن اقرب الیه من حبل الورید

کوئی معشوق اتنے قریب نہ ہوگا جتنا وہ محبوب حقیقی قریب ہے، پھر تنہائی کا احساس کیوں؟

(مکتوبات مسعودی! ص،۳۴)

ایک جگہ تحریر فرمایا!

غم والم عطائے ربانی ہے جو اہلِ دل کو ملا کرتی ہے، کوئی اللہ والا ایسا نہیں جو شدائد و مصائب سے دوچار نہ ہوا ہو، سرکار دو عالم ﷺ نے خود فرمایا!...... ''جتنی مصیبت مجھ پر پڑی ہیں، کسی پر نہیں پڑیں آزمائش کے بغیر محبت کا اندازہ نہیں ہوتا، اسی لیے آزمایا جارہا ہے اور اس آزمائش میں تعلق باقی رہا تو پھر کامیابی ہی کامیابی ہے اس لئے ہزار مصیبتیں آئیں لیکن دامن یار ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے اور کوئی کلمہ رنج وافسوس زبان سے نہ نکلے۔

آہ نہ کر لبوں کو سی، عشق ہے دل لگی نہیں

(ایضاً:ص،۳۳)

ہم اسی تحریر سے حضرت مسعود ملت کا حال معلوم کر سکتے ہیں کہ آپ کا تعلق کتنا قوی تھا، توجہ الٰہی میں کس قدر مستغرق تھے...... اسی تعلق و توجہ الٰہی نے آپ کو کہاں سے کہاں پہنچایا...... آپ کا مقام اس وقت وہاں ہیں جہاں ہماری سوچ وفکر نہیں پہنچ سکتی، اسی عاشق صادق نے آگے یوں فرمایا کہ!

ماشاء اللہ آپ صاحبِ دل ہیں، ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں جو عاشقوں کے شایان شان نہیں، عاشق کی شان تو یہ ہے کہ غم والم پر بھی شکر کرتا ہے۔

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول
تیرا کرم کہ تونے دیا دل دکھا ہوا

(ایضاً: ص، ۳۳)

لوگوں کے دکھوں کو دور کر رہے ہیں...... لوگوں کے غموں کو بانٹ رہے ہیں اور اس پر حوصلہ بڑھا رہے ہیں...... دوسروں کا حوصلہ بڑھانا...... دوسروں کی ہمت بڑھانا اور ان کو توجہ الٰہی میں راغب فرمانا یہ حضرت مسعود ملت کی عظیم خدمات تھیں، وہ غم زدوں کو کس شان سے دلاسہ دے رہے ہیں وہ قابلِ توجہ بھی ہے اور ہمارے لئے ایک مشعل راہ بھی، سنیئے سنیئے!

وہ کریم بے نیاز ہے، جب چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، جب چاہتا ہے لے لیتا ہے، سب کچھ اسی کا ہے، ہمارا ہے کیا؟...... وہ رحمٰن ورحیم ہے، اپنی ملک کا ہم کو مالک بنا دیا...... سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا! اُس نے اپنے انعام کو ہمارے لئے وجہ سکون بنایا، کتنے دن ہمارے پاس رکھا، ہم اُسی عنایت کا شکر ادا نہیں کر سکتے، نعمت کے چلے جانے پر اس عنایت کو ضرور یاد رکھنا چاہئے، مولیٰ

تعالیٰ ہجوم غم میں اپنی ہی یاد میں مصروف و مستغرق رکھے۔ آمین
غم تنہا نہیں آتا، برکتوں، رحمتوں اور نعمتوں کو ساتھ لے آتا ہے،
جب ہی تو ایک بلند حوصلہ عاشق نے کہا۔ ؎

میری ہوس کو عیش دو عالم بھی تھا قبول
تیرا کرم کہ تو نے دیا دل دکھا ہوا

یہ دکھا ہوا دل اللہ کی رحمت ہے، غمزدوں کے لئے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ خوشی بھی اُس کی طرف سے ہے، غم بھی اُسی کی طرف سے، پھر غم کو گلے کیوں نہ لگائیں؟...... انعام میں جو سرور ملتا ہے وہ ایلام کے سرور سے کم تر ہے، انعام کی خوشی میں نفس بھی شریک ہوتا ہے اور ایلام میں جو روحانی سرور ملتا ہے اُس کو دل ہی جانتا ہے، خواہش نفس کا وہاں گزر بھی نہیں، ایلام و مصیبت کی لذت خالص ہے۔ سبحان اللہ!

حضرت حسین بن منصور الحلاج علیہ الرحمہ نے فرمایا!

''خدایا، سارے جہاں کے غم اور مصیبتیں مجھ کو عطا فرما!''

اللہ اکبر! عاشق ہو تو ایسا ہو!۔

ہم اللہ سے محبت کرتے ہیں، اللہ کے رسول علیہ التحیۃ والتسلیم سے محبت کرتے ہیں مگر بغیر آزمائش کے محبت کی سچائی ظاہر نہیں ہوتی، ہر آزمائش عاشق کے لئے آئینہ ہے، دیکھنے والے بھی دیکھ لیتے ہیں اور وہ خود بھی دیکھ لیتا ہے کہ کتنی محبت ہے پھر نئے جوش اور ولولے سے آگے بڑھتا ہے، یہاں تک کہ خوشی و غم کی تمیز اٹھ جاتی ہے، سدا بہار ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس غم کو وسیلۂ ظفر بنائے۔ آمین!

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

آلام روزگار کو آساں بنادیا
جو غم ملا اسے غمِ جاناں بنادیا

(ایضاً:ص،۶۹)

اس تحریر سے تو ایسا محسوس ہورہا ہے کہ حضرت مسعودِ ملت خود اپنی وصال کے متعلق ہمارا حوصلہ بڑھا رہے ہیں اور ہمیں دلاسہ دیں رہے ہیں...... درس دیتے دیتے شاید اپنے لیے بھی مطالبہ کرر ہے ہیں کہ یہ غم ہونے کے باوجود نظر صرف اللہ پر رہنی چاہئے اس لئے کہ ہم اللہ کی امانت ہیں جب اس نے چاہا امانت واپس لے لی۔

حضرت واقعی توجہ الٰہی میں مستغرق تھے، اور اللہ کے رسول حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے...... آپ کے ایک ایک ارشاد انمول موتی سے کم نہیں...... نہیں نہیں...... بلکہ آپ کے ارشادات سراپا نور و رحمت ہے...... آپ کی ایک،ایک بات سبق آموز ہے...... آپ کی باتیں دل میں اترنے والی ہوتی ہیں، آپ کی باتوں میں کشش ہی کشش اور آپ کی تحریروں میں کشش ہی کشش ہے...... آپ کی باتوں وتحریروں میں ایمان ویقین کا بے بہار خزینہ ہے، یقیناً آپ کی باتیں ہمت وقوت بخشتی ہے، ہاں۔

ان کا لہجہ کیف آور ان کی باتیں دل پذیر
مرغِ دل ہوتا تھا ان کے دام الفت میں اسیر

(افضل تیموری)

اب اس تحریر کو بھی ملاحظہ فرمائیں!

سب کچھ اُسی کا ہے۔ ہمارا کچھ نہیں، جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ ہماری راحت کے لئے، جب تک وہ چاہتا ہے، وہ رکھتا ہے اور جب

چاہتا ہے وہ انعام واپس لے لیتا ہے اور یہ واپس لینا محروم کرنا نہیں بلکہ امتحان محبت ہے کہ محبت بغیر آزمائش معلوم نہیں ہوتی۔

آزمائش سے محبت چمکتی ہے اور عشق رنگ لاتا ہے، اللہ تعالیٰ مصیبت و ابتلا میں اپنے ہی خیال میں مستغرق رکھے۔ آمین! بے شک اس کا خیال قرار جسم و جاں ہے، اس کا تصور نہ ہوتا تو غم کے مارے کہاں جاتے؟...... ذرا غور تو فرمائیں! ہمارے حال پر اس کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اپنی لو لگا کے سب کچھ بھلا دیا۔

سبق ایسا پڑھا دیا تو نے
دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے

یہ وقت سب پر آتا ہے اور سب کو جانا ہے، سب جانے کے لئے آئے ہیں، رہنے کے لئے کوئی نہیں آیا، جو رہنے کے لئے آیا ہے وہ زندگی سے بے خبر ہے، زندگی کو قرار نہیں، وہ بے قرار ہے، ایک حالت پر نہیں...... منزل بمنزل رواں دواں ہے اور اسی قافلۂ زندگی میں ہم بھی چلتے چلے جا رہے ہیں، عجب تماشا ہے اور عجب نظارہ ہے، آنے والے آ رہے ہیں اور جانے والے جا رہے ہیں، چل چلاؤ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

(ایضاً: ص، ۲۹)

آگے یہ ملاحظہ فرمائیں!

حقیقت یہ ہے کہ ہمارا تو کچھ بھی نہیں، سب کچھ اسی کا ہے، یہ اس کا کرم ہے کہ اپنی چیز ہم کو عطا فرما کر ہماری بنا دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے تاکہ نظر اسی کی طرف لگی رہے اور تعلق و محبت میں کمی نہ ہونے پائے، تقاضائے بندگی یہی ہے کہ

اس کی رضا پر راضی رہا جائے اور اس کی یاد سے فکر ونظر اور دل وجگر کو آباد رکھا جائے۔ بلاشبہ ؎

حیات کیا ہے، خیال و نظر کی مجذوبی

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرزند دل بند کی مفارقت پر جو کچھ فرمایا: آج وہی ہماری زبان پر آرہا ہے، آپ نے فرمایا!

''اے ابراہیم! تیرے فراق میں آنکھ روتی ہے اور دل بے قرار ہے لیکن ہم زبان سے کچھ نہیں کہیں گے مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی رہے۔''

اللہ اکبر! عین بلا میں یہ ضبط وتحمل اور یہ صبر وشکر!

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے کیا خوب فرمایا کہ انعام میں بھی لذت ہے اور ایلام میں بھی، انعام کی لذت میں شائبہ حظ نفس ہے مگر ایلام میں جو لذت محسوس ہوتی ہے اس میں شائبہ حظ نفس نہیں، یہ خالص ہے اس میں لذت نفس کی ملاوٹ نہیں، سبحان اللہ! ان حضرات کی تعلیم نے اندھیروں میں اجالا کر دیا اور غم کو اس زاویہ سے دیکھا کہ غم، غم ہی نہ رہا، دوست ہم کو محبوب اور دوست کی طرف سے جو غم ملے وہ بھی محبوب، ہاں ؎

رنج راحت ہے، سکونِ غم ہجراں کی قسم
یاد جاناں کی قسم ، جلوۂ جاناں کی قسم

(ایضاً: ص،۱۰۶)

اللہ اللہ! آپ کا تعلق کتنا قوی تھا...... آپ کا عشق کتنا کامل تھا، آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ سلم کے سچے نقشِ پا تھے...... آپ نے بھی وہ پایا جو ہمارے اسلاف

نے پایا، وہ اپنے اپنے دور میں اعلیٰ مقام پر تھے...... آپ بھی اسلاف کا نمونہ ثابت ہوئے اور غم و آزمائش کی باوجود آپ نے ضبط وتحمل وصبر وشکر کا مظاہرہ کیا، ہم اس تحریر سے اندازہ لگا سکتے ہیں کیا خوب فرمایا!

ہر آنے والا، جانے کے لئے آیا ہے، سب غریب الوطن ہیں، وطن وہی ہے جہاں جانا ہے، اس طویل سفر میں مولائے کریم نے اپنی رفاقت کا مژدہ سنایا، جب وہ رفیق سفر ہو تو پھر انشاء اللہ پہنچنے والے منزل تک ضرور پہنچیں گے۔ (ایضاً:ص،۱۱۱)

اس آخری ارشاد گرامی سے بھی مستفیض ہوتے جائیں، ہاں!

آخر جہاں سے آئے ہیں وہی جانا ہے، ہم جنتی ہیں اور انشاء اللہ جنت ہی میں جائیں گے۔...... اللہ اکبر! (ایضاً ص،۱۰۳)

ایک عاشق نے اسی عاشق رسول کی مزار پر انوار پر خوب محبت وعقیدت کے پھول نچھاور کیے انہی میں سے ایک دو اشعار پیش نظر کروں گا، ہاں۔

یہ مزار بُقعۂ نور ہے، یہ جہانِ عشق کا طُور ہے
یہاں آفتابِ جمال ہے، یہ تجلیوں کا دیار ہے
یہاں قدسیوں کا نزول ہے، یہ دلیلِ حُسنِ قبول ہے
یہاں سو رہا ہے وہ نازنیں، جو نبی کا عاشقِ زار ہے

(ڈاکٹر اقبال قادری)

حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ علیہ بڑی عظیم المرتبت شخصیت تھے، اپنے ہم عصروں میں نہایت ہی معظم وممتاز تھے...... علماء ومشائخ میں ان کا بڑا اہم مقام تھا اور

ان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا...... ہم نے دیکھا کہ علما و مشائخ خود آپ کی دست بوسی فرماتے، آپ عمل و کردار، دینی و تجدیدی خدمات اور اپنے حسن خلق کے لحاظ سے اعلیٰ تھے...... آپ کے عمل و کردار، کلام و گفتگو، اور خطبات میں کوئی تضاد نہ تھا...... آپ نے وقت کی بلکہ ایک ایک لمحات کی بے حد قدر کی، حضرت مسعود ملت اس گئے گزرے زمانہ میں ایک نعمت سے کم نہ تھے، ڈاکٹر مولانا محمد اشفاق جلالی مدظلہ نے خوب فرمایا!

''حضرت مسعود ملت رحمۃ اللہ صرف کراچی والوں کے لئے نہیں، صرف اہل پاکستان کے لئے نہیں بلکہ تمام عالمِ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ تھے۔ (معارف رضا، شمارہ جون ۲۰۰۸ء)

مفتی محمد عارف حسین نورانی (آزاد کشمیر) خوب لکھتے ہیں کہ!

حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ الرحمٰن کا شمار اُن نفوسِ قدسیہ میں ہوتا ہے جن کی زندگیاں حسن صورت و سیرت، خدماتِ دینیہ امتِ مسلمہ کے لئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ (ایضاً: ص، ۴۱)

حضرت مسعود ملت جن کا وجودِ مسعود ہمارے لئے نعمت و رحمت سے کم نہ تھا، آپ محبت و شفقت فرمانے میں اپنی مثال آپ تھے، آپ درگزر اور معاف فرمانے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے آئینہ تھے...... آپ سراپا اخلاص تھے اور سراپا ادب تھے...... آپ کی ذاتِ گرامی اخلاق، ہمدردی، محبت و شفقت، تواضع، عاجزی و انکساری اور سادگی پسند خوبیوں سے آراستہ تھیں...... آپ چلتے پھرتے سنت مبارکہ کے نمونہ تھے...... اسلاف کرام کے نمونہ تھے...... عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور

اولیائے کرام کی محبت میں رنگے ہوئے تھے، ہاں ۔

تیرے اوصافِ حمیدہ ہیں زبانِ خلق پر
کیوں نہ ہو خالدؔ کے لب پر پھر صدائے آفرین

(خالد محمود)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت مبارکہ کے آپ آئینہ دار تھے...... اسلاف کرام کے نقش پیرا تھے، اپنے والد ماجد شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی علیہ الرحمہ کے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ تھے...... مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی آغوش میں پلے بڑھے اور ولی کامل بن سامنے آئے...... حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی نورانی تربیت نے آپ کو ایک کندن بنایا، گویا آپ جلال و جمال اور ظاہری و باطنی کمالات میں اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ کے صحیح معنوں میں ''مظہر'' ہوئے۔

اسی طرح امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت فقیہ الہند حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی، حضرت امام علی شاہ، حضرت شاہ رکن دین الوری اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہم کا آپ پر برابر فیض جاری و ساری رہا، آپ ان ہستیوں سے بے پناہ محبت وعقیدت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بھی عروج بخشا اور اپنے دین کی اشاعت وترویج کے لیے آپ کو منتخب فرمایا، اور آپ اس صدی کے ''مجدد'' بن کر ابھرے۔

عالم اسلام میں آپ کا اعلیٰ کردار روشن وعیاں ہیں، آپ کی علمی، دینی، ادبی اور تجدیدی خدمات جس کا چرچہ ہر ملک میں عام ہوا اور آپ کی تعلیمات وخدمات پھیلی، آپ کے نانا شیر اسلام حضرت امیر سید واحد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وقت میں ایک پیش گوئی فرمائی تھی کہ!

''اگر دین کا چراغ روشن ہوگا تو میری صاحبزادی سے ہوگا۔''

(تذکارہ مسعودِ ملت، مرتبہ عبدالستار طاہر، مطبوعہ لاہور)

اللہ کی شان کہ وہ صاحبزادی حضرت مسعودِ ملت کی والدہ ماجدہ تھیں اور یہ پیشن گوئی حضرت مسعودِ ملت کے حق میں صادر آئی......

آپ آفتاب و ماہتاب کی طرح چمکے اور اپنی علمی صلاحیتوں اور اعلیٰ کردار سے سارے عالم کو چمکا دیا، آج عالمِ سنت کو آپ کے جانے کا بے حد غم ہے اور یہ غم کوئی معمولی غم بھی نہیں۔ یہ سمجھئے کہ عالمِ سنیت اس وقت یتیم ہوگئی، ایسا رہبر و رہنما اب اہل سنت کو کہاں ملے گا؟ ......غم سے آنکھ اشکبار ہے، آپ کی یاد مٹائے نہیں مٹ رہی، آپ کی یاد دل میں جمی ہوئی ہے آپ کی یاد دماغ میں سمائے ہوئی ہے اور حال یہ ہے کہ ؎

نظر میں حضرت مسعود، دل میں ہے حضرت مسعود

بڑے ہی لطف کا یہ حال ہے اللہ اللہ!

آپ کا چلنا، اٹھنا اور بیٹھنا...... آپ کا آنا، جانا اور محفلوں میں خطاب فرمانا...... یہ کوئی معمولی یاد نہیں۔ ہاں ؎

کسی صورت سے بھولتا ہی نہیں

آہ یہ کس کی یادگاری ہے!

وہ محفلیں و مجلسیں اب کہاں سے لائیں...... وہ پر کیف لمحات کہاں سے لائیں......وہ ساعتیں اب کہاں سے لائیں......اللہ اللہ! وہ نورانی و روحانی منظر کہاں سے لائیں کہ جہاں آپ تشریف فرماں ہوتے تھے......وہ رونقیں کہاں سے لائیں کہ جہاں آپ رونق افروز ہوتے تھے......وہ روح پرور خطابت کہاں سے لائیں، ہاں!

اب وہ رونقیں کہاں سے لائیں کہ جن کے دم سے آباد تھیں۔

دل بھی ڈھونڈتا ہے، آنکھیں بھی ڈھونڈتی ہیں
تلاش و جستجو کا عالم کہ کہاں ہیں میرا محبوب

عجب حال ہے کہ دل تلاش کررہا ہے اور نظریں تلاش کررہی ہیں مگر وہ محبوب کہاں ہیں...... ہاں! وہ وہاں ہیں جہاں ہم جیتے جی نہیں جاسکتے، لیکن۔

دل میں محبوب بس گیا ہے نظر و دماغ میں سمایا ہے
جب خواب گاہ ہوتا ہوں تو اپنے دیدار سے مشرف کیا ہے

حضرت مسعود ملت کی وصال کی خبر جب فون پر ملی یقین نہ آیا...... پھر پوچھا جواب یہی آیا...... پھر پوچھا کہ کیا کہہ رہے ہو؟...... آواز یہی آئی کہ حضرت کا وصال ہوگیا...... پھر بھی یقین نہ آیا، بردارم سید محمد منصور احمد مسعودی کو فون کیا آخر انہوں نے بھی دل ہلا دینے والی خبر سنائی، آواز میں اداسی اور غم ان پر چھایا ہوا تھا کہا کہ بس آجاؤ...... ہاں! ہمارے سر کے تاج، سینوں کے محبوب، ملتِ اسلامیہ کے سرمایہ اہل سنت والجماعت کے رہبر ورہنما فخرِ ملت، مجدد ملت حضرت مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گویا حضرت ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہم کو تنہا چھوڑ گئے...... وہ عاشقِ رسول ہم کو چھوڑ کر اچانک چلے گئے...... ولی نعمت مسعود ملت اب ہمارے درمیان نہیں...... نہیں نہیں...... ولی زندہ ہوتے ہیں...... ان کی مثال یوں ہیں کہ ان کا ایک مکان سے دوسرے مکان منتقل ہوجانا...... وہ ظاہری میں ہمارے درمیان نہ ہوتے ہوئے بھی ہمارے سامنے اور موجود ہیں، وہ ہمارے دلوں میں تو ہیں ہی، وہ ہمارے دماغوں میں بھی سمائے ہوئے ہیں۔

راقم اور برادرم مشتاق سومرو مسعودی فوراً اسی وقت حضرت کی رہائش گاہ پہنچے، وہاں حضرت کے دولت کدے پر سب جمع ہیں جن میں علماء و مشائخ بھی ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ہیں...... ہر ایک کی آنکھ اشکبار ہے، ہر کوئی غم میں ڈوبا ہوا ہے اور ہر ایک غمزدہ ہے یہ عجب سا منظر ہے...... سب کی طرف سے خاموشی ہے کوئی بول نہیں رہا...... سب کی آنکھوں سے آنسو جاری رہے، سب غم میں مبتلا ہوئے ہوئے ہیں...... ہاں! انہی میں ایک ایسا نوجوان بھی ہے جو خود کو سنبھالے ہوئے ہے، صبر و استقامت کا مظاہرہ کئے ہوئے ہے...... بلکہ دوسروں کو تلقین فرمارہا ہے اور دلاسہ دے رہا کہ صبر و استقامت سے کام لیں۔ اللہ اللہ! یہ کون ہے؟...... ہاں! اسی عاشقِ رسول کا تربیت یافتہ اور فیض یافتہ لختِ جگر ہے، ہاں! یہ اسی عاشقِ رسول کا جانشین ہے، وہ اسی عاشقِ رسول کا شہزادہ ہے، ماشاء اللہ! جو نام و نسب میں اعلیٰ ہے، کردار میں اعلیٰ ہے اور سیرت میں اعلیٰ ہے...... مزاج میں اعلیٰ ہے...... اخلاص و ہمدردی میں تو پیش پیش ہے، محبت و شفقت فرماتے ہیں اور والد ماجد حضرت مسعود ملت کی سیرت پاک کے آئینہ ہیں، ہاں یہ لختِ جگر اور جانشین مسعود ملت ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ کی استقامت کہ آج دوسروں کے لئے درس بن رہی ہے، ایک طرف جانشین مسعود ملت تلقین فرمارہے ہیں تو دوسرے کمرے میں وہ عاشقِ رسول آرام فرما ہیں اور سادگی کا یہ عالم ہے کہ ایک چارپائی ہے اور سادی سی چادر ہے اور کچھ نہیں، قربان جائیں ان کی سادگی پر، زندگی بھی سادگی سے گزاری اور آج رخصت ہوئے تو سادگی کے ساتھ۔

لوگوں کا ہجوم ہے اور اس عاشقِ صادق کا دیدار کررہے ہیں اور زیارت سے مشرف ہورہے ہیں، محبت و عشق کا یہ عالم ہے کہ کوئی پیشانی چوم رہا ہے، کوئی

ہاتھ چوم رہا ہے اور کوئی پیر مبارک چوم رہا ہے، اسی محبت عقیدت کے عالم میں راقم نے بھی یہ سعادتیں حاصل کیں، علماء بھی ہیں اور مشائخ کرام بھی ہیں، زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والے بھی موجود ہیں، عورتیں، بچے بھی دیدار سے مشرف ہو رہے ہیں۔

حضرت مسعود ملت کے وصیت کے مطابق بعد نماز فجر ڈاکٹر اقبال اختر القادری نے غسل مبارک کی سنت ادا کی، ان کے ساتھ حضرت مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ اور سب سے پہلے سید برادران نے تعاون کیا اور پھر برادران طریقت وعزیزان نے خاصی تعداد میں غسل مبارک کی سنت کی سعادت حاصل کی......نماز جناہ کا اعلان بعد ظہر ہو چکا تھا اور لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا...... وقت کی پابندی کا اندازہ لگائیں کہ حضرت نے اپنی زندگی میں وقت کی بڑی قدر کی اور آج اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ہر کام وقت پر ہو رہا ہے...... جو اعلان کیا بعد نماز ظہر ایسا ہی ہوا۔ حضرت کا جسد خاکی ظہر کی نماز بعد شاہراہ قائدین مزار قائد کے قریب میدان میں لے جایا گیا...... وہاں کافی تعداد میں لوگ موجود تھے ان میں علماء مشائخ کی خاصی تعداد تھیں۔ انہی میں اسکالرز و دانشور اور دوسرے شعبہ سے تعلق رکھنے والے بھی کثرت تھے......راستے بھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام پڑھتے رہے اور اس عاشقِ رسول کو میدان میں لایا گیا جہاں ہزاروں افراد نے مسعود ملت کی نماز جنازہ میں شرکت فرما کر نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔

حضرت مسعود ملت کے وصیت کے مطابق صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد دامت برکاتہم العالیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت پیر آغا فضلِ ربی مدظلہ اللہ عالی نے دعا فرمائی۔ سواری پر حضرت مسعود ملت علیہ الرحمۃ کا جسد خاکی قبرستان ماڈل

کالونی احاطہ خاندان مجددیہ میں تدفین کے لے جایا گیا، جانشین مسعود ملت حضرت مسرور احمد اور صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر و دیگر احباب نے آغوش لحد میں اترا...... قبر شریف پر پھولوں کی چادریں ڈالیں گئیں اور وصیت کے مطابق صحابی رسول حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت خواجہ باقی باللہ، حضرت مجدد الف ثانی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، حضرت فقیہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی اور حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات کی چادریں بھی ڈالیں گئیں...... تدفین کے بعد صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا۔ حضرت آغا فضل الرحمٰن مجددی، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور صاحبزادہ وجاہت رسول قادری نے دعائیں فرمائیں اور وصیت کے مطابق حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری نے چند کلمات سے لوگوں کو مستفیض کیا۔

یوں اس عاشق رسول کو آغوش لحد میں دے دیا گیا۔ ہاں ؎

یہاں سو رہا ہے وہ نازنیں، جو نبی کا عاشقِ زار ہے
یہی میرا ناز و نیاز ہے کہ اسیرِ زُلفِ مسعود ہوں

(اقبال قادری)

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / یکم مئی ۲۰۰۸ء بروز جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد سوئم کی فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا، بعد نماز ظہر تا مغرب قرآن خوانی اور قل شریف پڑھے جاتے رہے۔ اجتماع حضرت کی قیام گاہ ہی کے سامنے سڑک پر ہوا، فاتحہ خوانی میں بکثرت لوگ شریک ہوئے، دہلی جامع مسجد فتح پوری سے امام وخطیب مفتی اعظم ڈاکٹر علامہ محمد مکرم احمد دامت برکاتہم العالیہ نے شرکت فرمائی اور خطاب سے مستفیض

فرمایا، اس کے علاوہ علماء مشائخ کی اکثریت نے شرکت فرمائی اور اپنے اظہار وتاثرات سے سب کو مستفیض کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت کے درجات کو بلند سے بلند فرمائے اور آپ کی قبر شریف پر رحمت وکرم کی برسات فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیٰ حبیبہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

۱۵/جمادی آخر ۱۴۲۹ھ　　　　احقر

۲۵/جون ۲۰۰۸ء　　　　محمد علی سومرو مسعودی

مادہ ہائے سنِ وصال

از: خطیبِ ملت حضرت علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی (کراچی)

ماہر رضویات جامع جہانِ امام ربانی حضرت پیر ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب قدس اللہ سرہٗ

ولادت: ۱۳۴۹ھ ☆ آغازِ سفر ☆ اثر رحمت ۱۹۳۰ء ☆ خوش اسلوب، سعادت منش۔

مدت حیات: ہجری، ۸۰ برس ☆ عطا ☆ نیک ☆ حبیب

عیسوی، ۷۸ برس ☆ حکیم ☆ سدید ☆ حلم۔ •

وفات: ۱۴۲۹ھ	۲۰۰۸ء
O۔صاحبِ کرم امام ربانی مجدد الف ثانی	O۔آہ: جامع رضویات نیز جہانِ امام ربانی
O۔خواند! ان اللہ یحب المتقین	O۔باسعادتِ، ان اللہ عندہ اجر عظیم
O۔راست! ان یحب المتقین	O۔بر حق، ولمن خاف مقام ربہ جنتن
O۔منزلت! فادخلی فی عبادی	O۔سنی، علیہ الرحمۃ والرضوان
O۔متجر! مدرسۂ عشق	O۔مسعود زمان، اولئک علیھم
O۔مسعود ملت، مدرسۂ عشق	صلوات من ربھم ورحمۃ
O۔بگوائے محب، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	O۔عالم علم دین، ماہر رضویات
O۔صاحب ہمت، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	O۔حال، تابع شریعت وسنت
O۔داعی حق، مخدوم اہلِ سنت	O۔پاکیزہ طینت، تحفۂ رضا
O۔مہ دین، اللھم ادخلہ فی الجنۃ	O۔طوبا، عاشق اعلیٰ حضرت
O۔فقیہ خوانِ بریلی وسرہند	O۔وکیل فیضان رضا
O۔آں پروفیسر محمد مسعود احمد قدس اللہ سرہٗ	O۔دانائے فیضان رضا
O۔دانا قدر ایوان رضا	
O۔طالب خیر نقش بندی مجددی	
O۔آہ! زاہد نقش بندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	
O۔غریق حب حنان	

حروف کے اعداد وشمار کرنے میں کوئی سہو ہوا ہو تو معذرت خواہ ہوں۔ کوکب نورانی اوکاڑوی

مادہ ہائے تاریخ سال وصال

حضرت مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

از: محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری

قرآنی مادۂ تاریخ (سالِ وصال)

"رجال یحبون ان یتطھروا ط واللہ یحب المطھرین" (التوبۃ)

۹ ۲ ۴ ۱ ء

دیگر مادہ ہائے تاریخ

۱۴۲۹ھ

"فروغِ محفلِ عبدہ"

"کمالِ ذوقِ عشقِ نبی"

"مملکتِ معرفتِ مدینہ"

"عظیم، مسعود دیدہ ور"

"شمعِ رشادت وحق"

"منہاجِ گلشنِ رُشد وہدایت"

"تجلیاتِ گداز وعلم وعرفان"

"ادراک، اخلاص وللّٰہیت"

"خیر، سعادت، مجد، آگاہی"

"عزیزِ خلقِ خدا"

۲۰۰۸ء

"شمعِ منزلِ عظمتِ نبی"

"آنِ فیضانِ اہلِ شریعت"

"لازوال حسن وجمال شہرستانِ طریقت"

"فروغِ علم وتصوف"

"تنویرِ فیضانِ عرفان"

"پاکی، خوبی وخیر وسعادت"

"اکمال، شرف، اوج وفضیلت"

"سلسبیلِ تذکیر ودعوت"

"مظہرِ آنِ اخیار"

"نفیس، باوقار، دلنواز شخصیت"

نتیجہ فکر

محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری

قطعاتِ تاریخ (سالِ وصال)

ماہرِ رضویات حضرت علامہ ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کراچی۔ تاریخ وصال: ۲۸/اپریل ۲۰۰۸ء/۲۲/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

صَفا، علم وہُدیٰ کا گاہوارہ معظم، محترم اس کا گھرانہ
اُسی کو اُس نے اپنایا بہ اخلاص جو تھا اُس کے بزرگوں کا طریقہ
جو اسلافِ مکرم کی ہے پہچان وہی تھا اُس کا بھی معمول وشیوہ
اُسی کو اختیار اُس نے کیا تھا جو نامی اُس کے آبا کا ہے رستہ
جو کام اُس کے اکابر نے کیے ہیں وہی پیشِ نظر رکھے ہمیشہ
فروغِ علم وفقر ومعرفت میں بلند اُس بندۂ حق کا ہے رُتبہ
زباں اُس کی گُل افشانِ حقائق گہر بارِ معارف اُس کا خامہ
پئے اوج وکمال و فرِ اسلام گزارا زندگی کا لمحہ لمحہ
جدوجہد اوجِ حق کی عمر بھر کی عزیمت استقامت کا نمونہ
طریقت کے ادب کے ارتقاء میں ہے اُس کا قابلِ تحسیں حصہ
وہ پیری میں بھی تھا فعال وپُر جوش عمل محکم توانا اس کا جذبہ
تہی دستانِ علم و معرفت کو وجود اُس کا تھا قدرت کا عطِیہ
ہمارے اوجِ پارینہ کا طالب سراپا آرزوئے شانِ رفتہ

وہ سرافرازِ دوراں، اُس کے سر پر رضا کا تھا، مجدد کا تھا سایہ
زعیمِ فقر کے فیضِ نظر سے زمانے نے کیا خوب استفادہ
لیا دستِ اجل نے چھین ہم سے متاعِ علم، دانش کا خزینہ
ہمارے درمیان سے اُٹھ گیا آہ خدائے پاک کا مقبول بندہ
سپردِ خاک ہم نے کردیا ہے وہ علم و معرفت کا ماہ پارہ
شکستہ دِل ہے ہجرِ باغباں میں چمن کا بُوٹا بُوٹا، پتہ پتہ
نواز اُس کو الٰہی مغفرت سے بحقِ جانِ رحمت، ماہِ طیبہ
ترے لطف و کرم کا مستحق ہے وہ تیرا مخلص و محبوب بندہ

کہا طارق نے اس کے وصل کا سال
"یگانہ، حُسنِ وَجہِ مظہراللہ"

۹ ۲ ۴ ۱ ھ

(۲)

وقیع و معتبرخوب وثمرور بہ دینِ مصطفیٰ خدمت کہ اُوکرو
بہ ورع واتقا،بے ہمتا بود درعلم وآگہی لاریب اُوفرد
وجودش حسنِ بزمِ حکمتِ دین ریاضِ معرفت را خوشنما ورد
بہ باغِ دانشِ احمد رضاخان جہادِ اوبہارِ تازہ آورد

علیل و پیر بُد، درخدمتِ دین نہ پروا آں محبِ مصطفیٰ کرد

چہ گویم از کُجا الفاظ آرام دماغم غم زدہ و قلب پُرورد

فسُردہ خاطرِ تحقیق وتحریر رُخِ تعلیم و فقر ومعرفت زرد

بگفتم سالِ وصلش از ''جہادؔ'' آہ

۱۳

''حق آگاہ وسعادت یافتہ مرد''

۱۳ + ۱۴۱۶ = ۱۴۲۹ھ

(۳)

وہ دیدہ زیب پیکر خوبیوں کا نہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے ہر روز

بِتائی عمر اس نے درسِ حق میں زباں سے بھی قلم سے بھی حق آموز

سعادت مند داعی خَیر کا تھا فروغِ دین کا ساعی شب و روز

صفا کا معرفت کا بزم آرا وہ علم و آگہی کا محفل افروز

نہیں ہے کل طبیعت کو کسی پل خبر جب سے سُنی میں نے یہ دل سوز

سر ''بے مثل'' سے تاریخِ رحلت

۲

''وقوعہ ہے قیامت خیز ودل دوز''

۲ + ۷ ۲ ۴ ۱ = ۱۴۲۹ھ

(۴)

افتخارِ بزمِ علم و آگہی محفلِ تحقیق و دانش کا وقار
بے بہار گوہر وہ کانِ فقر کا معدنِ عرفاں کا دُرِّ شاہوار
اُس کے علمی کارناموں کو مِلا اہلِ دل، اہلِ نظر میں اعتبار
لایا دانش ور وہ مردِ شہ دماغ رضویت کے باغ میں تازہ بہار
شیخ احمد کا نقیبِ فقر وفکر وہ مجدد کے چمن کا آبیار
اُس کی رحلت سے ہوئے خدامِ دیں دل فگار و اشکبار و بے قرار

وصل کا طارق نکل آیا ہے سال
''صاحب عرفاں'' کہاجب چار بار
۵۰۲

۵۰۲ x ۴ = ۲۰۰۸ء

(۵)

وہ ممتاز وموقّر عالمِ دین وہ اِک شیخِ طریقت شہرہ آفاق
وہ دیدہ ورقلم کا نادرہ کار وہ غوروفکر میں ریسرچ میں طاق
نگارش دل پذیر وپُر معانی غرابت جس میں تھی کوئی نہ اغلاق
بہ طرزِنَو دیے ترتیب اُس نے کتابِ فقر وآگاہی کے اوراق
اثر انگیز تھا اندازِ تحریر کیا اُس نے مبرہن حق کا احقاق
کڑی تھا معرفت کے سلسلے کی جنودِ خیر سے تھا اس کا الحاق

غمیں اُس کی جدائی سے ہوئے ہیں جو ہیں دینِ مَہ طیبہ کے عشاق
یہ صدمہ حق پرستوں کے دلوں پر حقیقت یہ ہے، گزارا ہے بہت شاق

سعیدِ عصر کی تاریخِ رحلت
کہی، ''وہ خوبیٔ ایوانِ اخلاق''

۱۴۲۹ھ

(۶)

مستعدی، انتہائی عمدگی کے ساتھ وہ عمر بھر کرتا رہا تقسیمِ شہدِ رضویات
مدتوں بزمِ وفا میں یاد رکھی جائے گی قابلِ تحسین اُس کی جدوجہدِ رضویات

والہٗ احمد رضا، تصویرِ صدق و علم و فقر
اُس کی رحلت کی کہی تاریخ ''جہدِ رضویات''

۱۴۲۹ھ

(۷)

علم و حکمت کی محافل میں رکھا جائے گا یاد صدرِ بزمِ فقر وہ مسند نشینِ معرفت
تھا وجود اُس بندۂ مسعود کا اِس دور میں حُسنِ روئے اہتدا، نورِ جبینِ معرفت
ہم بظاہر ہوگئے محروم اُس کی دید سے خاک میں پنہاں ہوا دُرِّ ثمینِ معرفت
اب طریقت کے چمن میں دیدہ ور ایسا کہاں پھول ایسا کب کھلائے گی زمینِ معرفت

کی رقم ''آگاہی'' کے ساتھ اُس کی تاریخِ وصال
۳۷
باسعادت وہ ''گلِ باغِ حسینِ معرفت''
۳۷ + ۱۹۷۱ء = ۲۰۰۸ء

(۸)

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد غلامانِ رسولِ حق کا غم خوار
وہ عالی مرتبت شیخِ زمانہ وہ خیلِ دانش وعرفاں کا سالار
وہ تھا باغ ِ شریعت کا محافظ طریقت کے گلستاں کا نگہدار
وہ اِک بیدار مغز انسان جس نے کیا سوئے ہوئے بندوں کو بیدار
عمل خوب، حق نما کردار اس کا دِل آویزاس کا تھا اندازِ گفتار
خُوشا اُس کی زباں کی گُل فشانی قلم تھا عمر بھر اُس کا گُہر بار
پئے اَوج وفروغِ دینِ حق، کام کِیا مسعوداحمد نے لگا تار
کِیا واضح مقام احمد رضا کا مجدد کی سنواری بزمِ افکار
کِیا کام اُس نے تعمیرحرم کا حَرم کا خاندانی تھا وہ معمار
بڑا انسان تھا لیکن کبھی بھی کِیا اس نے بڑائی کا نہ اظہار
یہ ہے میری سعادت، میں نے اس کو سُنا ہے اور دیکھا ہے کئی بار
معنبر ہو الٰہی اُس کا مرقد ہویارب قبر اُس کی شرقِ انوار
وہ تیرے دین کا بے لوث خادم وہ تیری مہربانی کا ہے حق دار

وصالِ بندۂ حق آشنا کی
رقم تاریخ کی "منظورِ اخیار"
۲۰۰۸ء

(محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری)

ماخوذ: ماہنامہ، معارف رضا: شمارہ جون ۲۰۰۸ء، کراچی۔

قطعہءتاریخ وصال

حضرت مسعودِ ملت پروفیسر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ والرضوان

مجدد بہ ایں عصر چوں رختِ بست　　زدارِ فنا تا دیارِ بقا
چو مسعود احمد شدا شمس بہ دہر　　سعادت خدا لیش دہاداز عطا
گل گلشنِ مظہراللہ بود　　سراپا بہارِ اوبہ باغِ ھدا
دعائے ہمہ مومناں است ہمیں　　بدہ یا رب اورابہ فردوس جا
مجدد کہ بود الف ثانی بہ دہر　　بنہ زیر ظلش بہ روزِ جزا
عطا لیش معیت بہ صدیق کن　　پئے خواجہ نقشبند اے خدا
بکن در جوارقدس جائے او　　خدایا بہ اصحاب خیر الوریٰ
الٰہی بحق نبی کریم　　عطا لیش بکن قرب آل عبا
چو شمسی ز سالِ و صالش شنیذ　　''غریق یم رحمت'' آمدندا

۸　•　•　۲ء

پروفیسر سید محمد ضیاءالدین شمسی طہرانی (ٹونکی)
(سابق استاد شعبہء فارسی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ)

قطعاتِ تاریخہائے وصال

"آہ نورِ دلبستاں، مسعودِ ملت"

1429ھ

"مقبولِ دوراں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی"

2008ء

①

چھوڑ گئے مسعودِ ملت — اہلِ سنت ہیں بے حال

سالِ وصل کہو مجوّر — "فخرِ الملک فضل و کمال"

2008ء

②

علم و عمل کو ناز تھا ان پر — بزمِ ہدایت کی تھے عظمت

"شیخِ کامل، والاحشم" ہے — رہبرِ حق کا سالِ رحلت

1429ھ

③

فکرِ مجدّد، فکرِ رضا کی — ان کے دم سے قائم شاں ہے

کہہ مجوّر تو سالِ رحلت — "پیرِ طریقت، شمسِ زماں" ہے

1429ھ

④

تاریخ و تحقیق کا ان کے — سر پر برحق تاج سجا ہے

سالِ وصل مسعودِ ملت — "موجِ جمالِ فکرِ رضا" ہے

1429ھ

⑤

بزم بزم آنکھیں سب کی — بے چین و مضطرب ہیں قلوب

"مہرِ منزلِ مفتیٔ اعظم" — آج ہوا مجوّر، غروب

2008ء

اثرِ خامہ

سید عارف مجوّر رضوی

گجرات

پیر طریقت ... حضرت محمد مسعود شاہ محدث دہلوی

مجلہ المظہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

"وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا"

(النجم: ۴۳-۴۴)

☆

مجدد عصر، مسعود ملت، ماہر رضویات

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء

کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ماہنامہ کاروانِ قمر کراچی

جلد نمبر ۱۰ جمادی الاوّل ۱۴۲۹ھ مئی ۲۰۰۸ء شمارہ ۹

ادارہ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ، نامور محقق و مصنف
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد وصال فرما گئے

علمی اور ادبی دنیا میں یہ خبر گہرے دُکھ اور صدمے کے ساتھ سنی گئی کہ ماہر رضویات، ممتاز ماہرِ تعلیم، عظیم دانشور، مایۂ ناز محقق و مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مختصر علالت کے بعد کراچی میں ۲۸ اور ۲۹ اپریل ۲۰۰۸ء کی درمیانی شب وصال فرما گئے۔ **(انا للہ وانا الیہ راجعون)**

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ
کا سانحہ ارتحال

عظیم علمی وروحانی شخصیت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمدؒ ۷۸ سال کی عمر میں ۲۸۔اپریل بروز پیر، مغرب کے وقت لیاقت میڈیکل ہسپتال کراچی میں انتقال فرما گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ
کے افکار کا حقیقی و تحقیقی ترجمان

ماہنامہ
جہانِ رضا
لاہور

جلد نمبر ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ
اپریل۔مئی ۲۰۰۸ء شمارہ ۱۵۳

انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری انتقال فرما گئے

ماہر رضویات، ''جہان امام ربانی الف ثانی'' کے مرتب، دنیائے اسلام کے مقتدر عالم دین، افکار اعلیٰ حضرت کے ترجمان، حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات کے نشان حضرت ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کراچی میں انتقال فرما گئے۔ رسالہ چھپتے چھپتے اس اندوہ ناک خبر نے دلوں کو غم زدہ کر دیا۔

''مرکزی مجلس رضا'' کے اراکین، ''جہانِ رضا'' کے قارئین۔ حضرت کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور ان کے خاندان کے تمام افراد کے لئے صبر جمیل کی التماس کرتے ہیں۔ جہان رضا کے قارئین مرحوم کے لئے فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

ISSN-1816-5389
علمی، قرآنی، تحقیقی مجلہ

سہ ماہی

التفسیر کراچی

اپریل تا جون ۲۰۰۸ء

آہ! پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمدؒ

پاکستان کے معروف مذہبی دانش ور، ملّتِ اسلامیہ کے روحانی پیشوا، عصر حاضر کے ولیء کامل سینکڑوں کتابوں، رسالوں، مقالوں اور مضامین کے محرّر، بلند پایہ محقق، صاحبِ طرز ادیب اور انشا پرداز پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ۲۸ اپریل ۲۰۰۸ء بروز پیر، اچانک ہم سے جدا ہو گئے۔ اور اپنے ہزاروں چاہنے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے۔ وصیت کے مطابق ان کی نمازِ جنازہ ان کے فرزند دلبند صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد نے پڑھائی۔ جبکہ دعائے اجتماعی مولانا پیر فضل الرحمٰن مجددی نے کرائی۔ ان کے جنازے میں اکثر علماء ومشائخ اور صالح کردار کے حامل افراد کی کثرت دیکھ کر مرحوم کی روحانیت اور پاکیزگی کردار کا بخوبی اندازہ ہوا۔ نمازِ جنازہ، شاہراہِ قائدین کے ساتھ والے گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ انتقال کے وقت مرحوم ۷۹ برس کے تھے۔ مگر دمِ واپسیں تک ان کے معمولاتِ یومیہ میں کوئی فرق نہ آیا..........

(الاشرف) کراچی

مئی ۲۰۰۸ء

مسعودِ ملت کا سانحہ ارتحال

۲۸ اپریل بروز پیر ماہنامہ الاشرف کی کاپیاں پریس جا رہی تھی تو یہ خبر ملی کہ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب رات ۹:۳۰ بجے رضائے الٰہی سے وصال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بروز منگل بعد نماز ظہر قائد اعظم کے مزار کے سامنے میدان میں آپ کی نماز جنازہ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے صاحبزادے جناب مسرور صاحب نے پڑھائی، علماء کرام کی کثیر تعداد جنازے میں شرکت کی۔ ہم ادارۂ الاشرف کی جانب سے لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کی دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

THE DAILY JANG KARACHI
روزنامہ جنگ کراچی
میر خلیل الرحمٰن
جلد 72 | بدھ 23 ربیع الثانی 1429ھ 30 اپریل 2008ء | نمبر 119

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی نماز جنازہ میں علمائے کرام کی شرکت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے ماموں اور ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی نماز جنازہ شاہراہ قائدین پر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادے ابوالسرور محمد مسرور احمد نے پڑھائی جبکہ حضرت پیر فضل الرحمان مجددی نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں جمعیت علمائے پاکستان، سنی تنظیموں کے رہنماؤں، مریدین، معتقدین، علمائے کرام، اساتذہ اہلسنت اور عوام اہلسنت کی بڑی تعداد شریک تھی۔ اس موقع پر صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، پروفیسر منیب الرحمان دیگر رہنما موجود تھے۔

روزنامہ عوام کراچی
Daily Awam Karachi
بدھ 30 اپریل 2008ء 23 ربیع الثانی 1429ھ جلد 14

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی نماز جنازہ میں علمائے کرام کی شرکت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سینئر نائب صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے ماموں اور ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کی نماز جنازہ شاہراہ قائدین پر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ وصیت کے مطابق ان کے صاحبزادے ابوالسرور محمد مسرور احمد نے پڑھائی جبکہ حضرت پیر فضل الرحمان مجددی نے دعا کروائی۔ نماز جنازہ میں جمعیت علمائے پاکستان سمیت دیگر سنی تنظیموں کے رہنماؤں، مریدین، معتقدین، علمائے کرام، اساتذہ اہلسنت اور عوام اہلسنت کی بڑی تعداد شریک تھی۔ اس موقع پر صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، پروفیسر منیب الرحمان، مفتی جمیل احمد نعیمی، مفتی محمد جان نعیمی، شبیر ابوطالب، علامہ قاضی احمد نورانی، صاحبزادہ شاہ اویس نورانی، قاری رضا المصطفیٰ اعظمی سمیت دیگر رہنما موجود تھے۔ مرحوم نے کئی کتابیں تصنیف کیں جبکہ لاتعداد تحقیقی مقالے لکھے۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ — جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ / جون ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔ قلت حیلتی اغثنی وادرکنی

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ — جلد ۵۰ شمارہ ۶ — ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۲۹ھ بمطابق ماہ جون ۲۰۰۸ء

آہ! ماہر رضویات ناشر مسلک امام ربانی مسعود ملت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی علیہ الرحمۃ

۲۱ ربیع الاخر بمطابق ۲۸ اپریل بروز پیر شریف سارا دن حسب معمول اپنے دینی مشاغل میں مصروف رہنے کے بعد بوقت مغرب تازہ وضو کے ساتھ نماز مغرب ادا کر کے کچھ وقت کمزوری و بیماری کے عالم میں بھی اللہ جل جلالہ و اس کے پیارے حبیب ﷺ کا ذکر خیر کرتے ہوئے تقریباً ۸ بج کر ۳۵ منٹ پر مسعود ملت شیخ طریقت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی (عمر تقریباً ۷۸ سال) کراچی میں قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

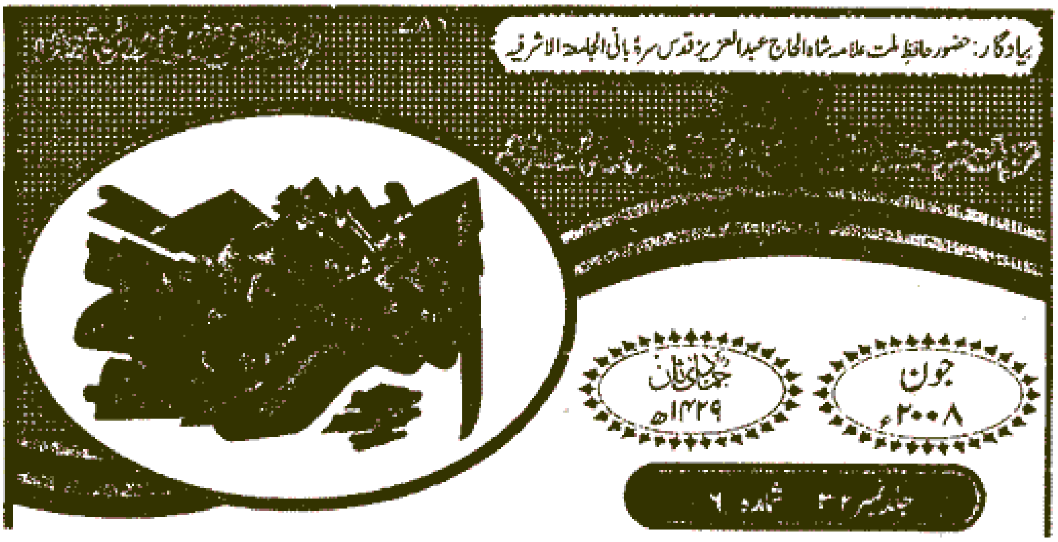

جامعہ اشرفیہ میں ماہر رضویات پروفیسر مسعود احمد کی رحلت پر تعزیتی اجلاس

ماہر رضویات مسعود ملت حضرت پروفیسر مسعود احمد مجددی کی ۲۸ر اپریل بروز پیر بعد مغرب رحلت سے جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں رنج والم کا ماحول پیدا ہو گیا، طلبہ و اساتذہ میں بے چینی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ جامعہ کی فضا پر سکوت طاری ہو گیا اور ہر طرف ایک سناٹا چھا گیا۔

ان کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ۲۹ر اپریل کو عزیز المساجد میں نماز عشاء کے بعد قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا جس میں تمام اساتذہ اور طلبہ نے شرکت کی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک سب لوگ تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔

ترجمان اہل سنت
ماہنامہ مصلح الدین کراچی
سرپرست اعلیٰ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
مئی/ جون 2008
جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

انتقال پرملال

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سرپرست ممتاز ماہر تعلیم ، بے شمار کتابوں کے مصنف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب اور مولانا عبدالسلام برکاتی صاحب کے جواں سال صاحبزادے کا گذشتہ دنوں انتقال ہوگیا ، انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے حوالے ۔ سے خدمات نا قابل فراموش ہیں ، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی دینی اور علمی خدمات پر جتنا تحریری کام آپ نے کیا ہے اسکی مثال نہیں ملتی ۔ پیر کی شب آپ کا انتقال ہوا اور منگل 29 اپریل کی دوپہر شاہراہ قائدین گراؤنڈ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی ، امامت وصیت کے مطابق آپکے صاحبزادے حضرت مولانا مسرور احمد نے کی ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے ۔ ادارہ مرحومین کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے

ABC CERTIFIED
TAHAFFUZ
KARACHI
ماہنامہ تحفظ کراچی
ایڈیٹر شہزاد قادری ترابی
نائب ایڈیٹر فیصل شیخانی
جون 2008ء
جلد نمبر 4 شمارہ نمبر 7 Rs: 15
www.mtkarachi.net

حضرت قبلہ ستودۂ ملت پروفیسر مسعود احمد علیہ الرحمن وصال فرما گئے

از قلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

28 اپریل شب منگل حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے آپ انتقال کر گئے ۔ بروز منگل بعد نماز ظہر شاہراہ قائدین کراچی پر آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے نے پڑھائی ۔ نماز جنازہ میں تین سو سے زائد مفتیان کرام علماء کرام اور مشائخ عظام سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی ۔ آپ کا وصال عالم اسلام کے لئے دکھ اور ملال کا باعث ہے ۔ آپ کے وصال سے اہلسنت میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید کبھی پورا نہ ہو سکے ۔

ماہنامہ الہام بہاولپور
پاکستان
بانی سید مسعود حسن شہاب دہلوی

مسعود ملت کا سانحہ ارتحال

مسعودِ ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر سید مسعود احمد گذشتہ دنوں کراچی میں انتقال فرما گئے۔ بلاشبہ ان کا وصال اہلسنت کا عظیم نقصان ہے۔ حضرت مسعود ملت کی علمی و روحانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر آپ کے بھانجے ممتاز ادیب و دانشور ڈاکٹر سید محمد عارف کی خصوصی تحریر آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ادارہ)

29 اپریل 2008ء کو ظہر کی نماز کے بعد قائد اعظم کے مقبرے کی جنوبی سمت ایک وسیع میدان میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ علماء اور معتدد شخصیات کی کثیر تعداد موجود تھی۔ متعلقین محبین اور مریدین ملک کے طول و عرض سے ہزاروں کی تعداد میں پہنچے ہوئے تھے۔ تدفین ان کی وصیت کے مطابق خانوادۂ مجددیہ کے قبرستان واقع ملیر میں عمل میں آئی ہے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

موت کا ذائقہ چکھنا تو انسان کا مقدر ہے۔ لیکن اللہ کے وہ برگزیدہ بندے جو زندگی اس طرح گذارتے ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق اس کے گذارنے کا حق ہے۔ تو پھر ان کی موت بھی حیات بن جاتی ہیں۔ اقبال نے اس نکتے کو یوں بیان کیا ہے

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے

حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ بھی انہی ہستیوں میں سے ہیں جن کا مرکز وجود موت کا ذائقہ چکھنے کے بعد اب اس کی دسترس سے باہر ہے..........وہ اپنی تحریروں میں زندہ ہیں، اپنے اعلیٰ وارفع افکار میں زندہ ہیں، وہ اس لئے زندہ رہیں گے کہ انہوں نے زندگی بھر ان حضرات القدس سے اپنے آپ کو وابستہ رکھا، جو خود زندہ ہیں اور..........وہ اس لئے زندہ ہیں کہ اس سلسلہ حیات کا رشتہ اس پاک ہستی ﷺ سے جا ملتا ہے جس کے لئے حیات و کائنات تخلیق کی گئی۔

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد عارف

ماہنامہ اہلسنت گجرات | جون 2008ء

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا سانحہ ارتحال

عظیم علمی و روحانی شخصیت ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمۃ ۷۸ سال کی عمر میں ۲۸ اپریل بروز پیر مغرب کے وقت لیاقت میڈیکل ہسپتال کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ماہنامہ احکام القرآن انٹرنیشنل کھاریاں (پاکستان)

ربیع الثانی ربیع الاول/جمادی الاولیٰ 1429ھ اپریل/مئی 2008ء شمارہ 4/5 جلد نمبر

آہ! ماہرِ رضویات بھی رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

29 اپریل 2008ء بروز منگل یہ خبر وحشت اثر سن کر شدید صدمہ ہوا کہ معروف محقق، مصنفِ کتب کثیرہ، حضرت العلام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (کراچی) وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رَحْمَۃً کَامِلَۃً.

آپ عظیم سکالر، بلند پایہ محقق، شیخ طریقت، متبع شریعت اور بہت سی کتب مفیدہ کے مصنف تھے۔ بلکہ مصنفین اور مولفین کے مرجع تھے۔ قحط الرجال کے اس دور میں آپ کا وجود مسعود یقیناً غنیمت تھا۔ زندگی بھر مثالی انداز سے خدمتِ دینِ متین میں مصروف رہے۔ آپ کے قلم میں سنجیدگی اور متانت تھی۔ آپ کی تحریر شستہ اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ بے جا تنقید سے مبرا، تحقیق سے مزین مبنی بر اصلاح ہوتی۔

علمبردارِ دینِ حق کی عظیم تحریک شیرانِ اسلام کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مئی 2008 جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 6

آہ حضرت مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ بھی دارِ فانی سے رخصت ہو گئے

عالمِ اسلام کی عظیم روحانی اور فکری شخصیت اعلم العلماء، افقہ الفقہا، سند المحققین، قدوۃ المحققین، علامہ زماں، نباضِ دوراں، مسعودِ ملت حضور قبلہ پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی جانشین مفتی اعظم ہند پچھلے دنوں وصال شریف فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ حضرت مسعودِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کو رب تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ فکرِ مجددیہ اور مسلکِ اعلیٰحضرت کے نقیب تھے۔ آپ نے ساری زندگی اسلام کی ترویج و اشاعت میں گزاری۔ آپ کئی کتب کے مصنف تھے۔ آپ کے وصال شریف فرمانے سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔

ملت کا ترجمان

ماہنامہ جام نور دہلی

چھٹا دور — ۶۹ رواں جام

جولائی ۲۰۰۸ء

جمادی الآخر رجب المرجب ۱۴۲۹ھ

آہ! دنیا ایک عظیم رضوی محقق سے محروم ہوگئی

ماہر رضویات محقق عصر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی کا ۲۸ / اپریل ۲۰۰۸ء بعد نماز مغرب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا اہل سنت و جماعت کے لیے یہ جاں کاہ خبر انتہائی افسوس ناک ہے، آپ نہ صرف ایک محقق، دانش ور اور جہاں دیدہ و دور رس تھے بلکہ شریعت و طریقت کے حسین سنگم اور مرشد طریقت بھی تھے، رضویات پر آپ کے کارنامے ایک گنج گراں مایہ ہیں۔ آپ کی ذات بلاشبہ ایک مشفق و کرم فرما ذات تھی، رضویات پر کام کرنے والوں کے لیے ایک مستند و معتمد رہنما، کرم فرما اور استاد جیسی تھی، ان کے وصال سے ایک عظیم خلا پیدا ہو گیا اور دنیا ایک عظیم رضوی محقق، مصنف، ماہر و حاذق ادیب اور لائق و فائق استاد سے محروم ہو گئی۔

اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
روزنامہ اوصاف لندن
DAILY AUSAF LONDON
Price :50P
1429ھ ... 25 Friday 2 May 200

برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی

ہڈرزفیلڈ (پ ر) نامور عالم دین کتب کثیرہ کے مصنف محقق ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی آف کراچی، مولانا حافظ محمد علی شفیلڈ کے والد میاں نظام دین اور مفتی محمد افضل نقشبندی مرحوم کے والد بزرگ عالم مولانا نظام مصطفیٰ سیالکوٹ کے وصال پر جمعیت علمائے اہلسنت برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی درجات کی بلندی، مرحومین کے پسماندگان کے لیے صبر وتحمل کی دعا کی گئی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، علامہ عبدالغفور الوری، مولانا قاری حیدر علی جاہد، علامہ دوست محمد نقشبندی، محمد خادم حسین شرقپوری، علامہ پیر محمد صدیق نقشبندی، علامہ فاروق عبدالمجید شرقپوری، علامہ حبیب اللہ فاروقی، علامہ فاروق امتیاز احمد، علامہ قاری محمد انس نوشاہی، علامہ محمد خان لغاری، صاحبزادہ محمد طاہر افضل، چوہدری بشیر احمد و دیگر اراکین نے شرکت کی۔

نوید سحر
جلد نمبر 8 | جولائی 2008ء رجب المرجب ۱۴۲۹ھ | شمارہ نمبر 2

مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمہ اللہ
فکر رضا کے حقیقی ترجمان

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری

علمی، دینی، روحانی اور ادبی دنیا کا ماہ تاباں تقویٰ، اخلاص اور اعمال صالحہ کا مہر درخشاں مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمہ اللہ اپنی روشن اور تابناک زندگی کے اٹھہتر سال مکمل کر کے ۲۸ اپریل بروز پیر اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سہارا 2

نئی دہلی، 30/اپریل، 2008 بدھ

پروفیسر مسعود احمد کا کراچی میں انتقال

نئی دہلی،29/اپریل(یو این آئی) مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا اور برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر محمد مسعود احمد کا کل رات دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہوگیا۔ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ پروفیسر مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ فتحپوری میں حاصل کی۔ وہ اپنے بڑے بھائی مولانا منظور احمد کی تیارداری کے سلسلے میں 1948 میں پاکستان گئے اور پھر وہیں کے ہورہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ متعدد تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے۔ 200 سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد نے خاندان مظہریہ پر متعدد کتابیں لکھیں اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر 14 جلدوں پر مشتمل 'جہان امام ربانی' لکھی جسے حضرت مجدد الف ثانی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔

روزنامہ صحافت دہلی

نئی دہلی، 30/اپریل، 2008 بدھ

مفتی مکرم کو صدمہ

نئی دہلی۔ 29 اپریل (یو این آئی) مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا اور ماہر رضویات و برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر محمد مسعود احمد کا کل رات دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ پروفیسر مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ فتحپوری میں حاصل کی۔ وہ اپنے بڑے بھائی مولانا منظور احمد کی تیارداری کے سلسلے میں 1948 میں پاکستان گئے اور پھر وہیں کے ہورہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ متعدد تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے۔ 200 سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد نے خاندان مظہریہ پر متعدد کتابیں لکھیں اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر 14 جلدوں پر مشتمل 'جہان امام ربانی' لکھی جسے حضرت مجدد الف ثانی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔

دعوت تنظیم الاسلام

جلد نمبر 20 — شمارہ نمبر 6 — جون 2008ء — بمطابق جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

سانحۂ ارتحال

موت العالم ...... موت العالم

عالم اسلام کی ممتاز علمی فکری اور روحانی شخصیت مسعود ملت

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی (کراچی)

داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

موصوف فکر مجددیہ کے امین اور بزرگ دوست نقیب تھے۔ تعلیمات حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو پوری دنیا میں عام کرنا آپ کا جنون تھا اور ساری زندگی اسی دھن میں گزر گئی۔

مرحوم کی قلم و قرطاس سے گہری وابستگی تھی

بیسیوں کتب کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ جہاں امام ربانی کی مبسوط تالیف جہاں آپ کے لئے توشۂ آخرت ہے وہاں ارباب فکر کے لئے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔

آپ کے وصال سے علمی فکری دنیا میں بہت بڑا خلا واقع ہو گیا ہے جس کا پر ہونا نہایت مشکل ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تمام مساعی جمیلہ کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

ادارہ آپ کے سانحۂ ارتحال پر تعزیت کرتا ہے اور [illegible] صدق دل سے دعا گو ہے۔

صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی سجادہ نشین درگاہ حضرت [illegible] علیہ الرحمہ

و اراکین عاملہ ادارہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ

دعوت تنظیم الاسلام

جلد 20 — شمارہ 6 — جون 2008ء — جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی شخصیت پر ایک وقیع اور غیر متنازعہ کام کیا۔ [illegible] (ہالینڈ) کی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اور پنجاب یونیورسٹی کی [illegible] آف اسلام میں شائع ہوا [illegible] مقالات کے علاوہ ان کی تصانیف کی تعداد چالیس سے زیادہ ہیں۔ ان تصانیف و علمی خدمات کے اندر پروفیسر صاحب ایک عظیم محقق، مفکر، دیانت دار [illegible] نگار اور ایک ہمدرد انسان کی حیثیت سے صاف طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

مرحوم [illegible] نسبت نقشبندیہ مجددیہ دینی خدمت کے لئے وقف کر دیا [illegible] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی [illegible] تعلیمات پر [illegible] نہایت [illegible] ترتیب و تدوین کے مراحل [illegible] امام ربانی کی مبسوط [illegible] اس طرح مرتب فرمائیں کہ فکر مجددیہ کے امین اور [illegible] کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے اس مشن میں جنون سے خوب کام لیا اور اسی دھن میں [illegible] ۲۰۰۸ء بروز سوموار اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

[illegible] سے علمی فکری دنیا میں ایک بہت بڑا خلا واقع ہو گیا ہے جس کو پورا ہوتا دور دور تک نظر نہیں آتا۔

خدا رحمت کند ایں عاشق پاک طینت را

ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور

جون 2008ء۔ جمادی الآخرہ 1429ھ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

حضرت مسعود ملت کا سانحۂ ارتحال

اس خاکدانِ ہستی میں جو آیا، جانے کے لیے آیا "لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَ ابْنُوْا لِلْخَرَابِ"---خلاق عالم نے ہر متنفس کے لیے وقت مقررہ پر دنیا سے جانا مقدر فرما دیا ہے--- ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ﴾ کے فرمان ذی شان کے آگے طوعاً و کرہاً سر تسلیم خم کرنے کے سوا چارہ نہیں---بعض لوگوں کی رحلت پر ایک کنبہ، قبیلہ، بستی یا شہر کے لوگ غمگین ہوتے ہیں مگر کچھ ایسے باکمال افراد بھی ہیں کہ جن کے داغ مفارقت دے جانے سے روحیں تڑپ اٹھتی ہیں اور ملت کی پوری عمارت متزلزل دکھائی دیتی ہے--- ایسے ہی نابغہ روزگار افراد میں مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا وجود مسعود بھی تھا:

ما كان قيس هلكه هلك واحد

ولكنه بنيان قوم تهدما

موصوف انتہائی پر خلوص، عالی ہمت، صاحب علم و عمل اور پر عزم انسان تھے---اللہ تعالیٰ نے انھیں ان گنت صلاحیتوں اور گوناگوں اوصاف حمیدہ سے متصف فرمایا تھا---وہ بیک وقت عالم دین، پروفیسر، دانش ور، مفکر، ادیب، مصنف، مصلح و مربی اور علمی و روحانی شخصیت تھے---

ایڈیٹر مختار عاقل

Daily JURA'AT

روزنامہ جرأت کراچی

جلد 13 | بدھ 23 ربیع الثانی 1429؛ 30 اپریل 2008 قیمت 6 روپے | شمارہ نمبر 88

ادارہ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد انتقال کر گئے

نماز جنازہ آج بعد نماز ظہر بالمقابل مزار قائد تبت و نورانی چورنگی شاہراہ قائدین پر ادا کی جائے گی

جے یو پی سپریم کونسل کے چیئرمین پروفیسر سید شاہ فرید الحق، علامہ شاہ انس نورانی و دیگر کی تعزیت

کراچی (پ ر) ادارہ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مختصر علالت کے باعث پیر اور منگل کی درمیانی شب کراچی میں انتقال کر گئے۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد مفتی اعظم ہند حضرت مظہر اللہ شاہ محدث دہلوی کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ جو 1930ء میں فتح پور دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علم و ادب میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ "اردو قرآنک تراجم وتفاسیر" میں پی ایچ ڈی کیا جبکہ اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی پر بیشمار تحقیقی کتب اور مقالہ نگاری کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر تحقیقی کام کرتے ہوئے "جہان امام ربانی" کے نام سے انسائیکلوپیڈیا تیار کیا جبکہ آپ کی تحریر کردہ بے شمار کتب اور رسائل منظر عام پر آ چکے ہیں آپ کی عمر تقریباً 78 برس تھی۔

سنی تحریک کا پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کو خراج عقیدت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) سربراہ سنی تحریک محمد

بقیہ صفحہ نمبر 9، بقیہ نمبر 33

بقیہ 33

ثروت اعجاز قادری مرکزی رہنما ڈاکٹر محمد شاہد غوری، محمد شکیل قادری علماء بورڈ کے اراکین نے ادارہ مسعودیہ کے سرپرست اعلیٰ مفتی اعظم ہند اور حضرت مظہر اللہ شاہ صاحب دہلوی کے صاحبزادے پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کے انتقال پر اپنے گہرے دکھ اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

DAILY
NAWA-I-WAQT
KARACHI

روزنامہ
نوائے وقت کراچی
بانی حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر مجید نظامی
کراچی، لاہور، راولپنڈی / اسلام آباد اور ملتان سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد 2 | ہفتہ 26 ربیع الثانی 1429ھ 3 مئی 2008ء 21 بیساکھ 2064ب | صفحات 16 | رجسٹرڈ ایس ایس نمبر 24 | شمارہ 206
فون نمبر 26-5843720، فیکس نمبر 5854325، قیمت 9 روپے

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد ملیر میں سپرد خاک
جنازہ میں سیکڑوں علما کی شرکت

کراچی (نمائندہ خصوصی) ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سپرد خاک کر دیا گیا ہے مرحوم 24 اکتوبر 1930 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ 1971ء میں جامعہ سندھ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو حکومت پاکستان کی طرف سے مختلف اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ مرحوم نے رضویات پر سو سے زیادہ کتب و رسائل تصنیف فرمائے اور حضرت مجدد الف ثانی پر "جہان امام ربانی" کے نام سے بارہ مجلدات بھی مرتب کئے۔ تاہم امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شخصیت پر تحقیقی و تصنیفی کام کی بنا پر آپ کو ماہر رضویات کہا جاتا ہے۔ یہی عظیم کام عالم اسلام میں آپ کی وجہ شہرت بنا۔ ان کی نماز جنازہ شاہراہ قائدین پر واقع پارک میں ادا کی گئی جس میں سیکڑوں علما سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی جبکہ تدفین ملیر کے قبرستان میں کی گئی۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، پروفیسر دلاور خان، حاجی عبداللطیف قادری سمیت محمد اشرف جہانگیر صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد حسن امام اور دیگر اراکین مجلس عاملہ نے سوگواران سے تعزیت کا اظہار کیا اور مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کی۔

یوکے (یورپ) کی خبریں

پروفیسر مسعود احمد کے وصال سے بڑا خلا پیدا ہوگیا' مشترکہ بیان

مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی وفکری سرمایہ تھے۔علامہ فراشوی

مانچسٹر (پ ر) مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ ویورپ کے مرکزی رہنماؤں سرپرست اعلیٰ پیر سید عبدالقادر گیلانی مرکزی صدر علامہ ظفر محمود مجددی علامہ سیّد زاہد حسین رضوی مرکزی جنرل سیکرٹری علامہ پیر منور حسین بخاری، پیر سید مزمل حسین جماعتی، ڈپٹی سیکرٹری حافظ صادق ضیاء، حافظ نعمت علی چشتی، حافظ فضل احمد قادری، علامہ احمد، نثار بیگ قادری، قاری مفتی غلام سرور، پیر سید احمد حسین ترمذی، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی، حافظ محمد شفیع، حافظ کاظمی، علامہ سیّد ریاض حسین شاہ نے پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر ملال پر افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے احباب و اقرباء سے تعزیت کی۔ علامہ فراشوی نے کہا کہ مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی وفکری سرمایہ تھے اور ان کے اچانک وصال سے اہلسنت ایک بہت بڑے مفکر اور مصنف سے محروم ہو گئے۔ موصوف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خدمات پر کئی کتابیں لکھیں اور کئی مسائل پر ریسرچ کی اور ابھی اُنھوں نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی ؒ کے تجدیدی اور روحانی کارناموں پر جہانِ مجدد کے نام سے چھ جلدوں میں اور باقیات مجدد الف ثانی کے نام سے چار جلدوں میں مضبوط تحقیقی کام کیا۔ نیز موصوف ایک درویش اور اخلاق حمیدہ کے منکسر المزاج صوفی منش سکالر تھے ان کا وصال پوری ملت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور نقصان ہے اللہ کریم اُن کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے ان کی خدمات تاقیامت یاد رکھی جائیں گی۔

HAMARA SAMAJ
روزنامہ ہمارا سماج دہلی
2
بدھ 30/اپریل 2008

علم و تحقیق کا روشن ستارہ غروب

مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا سمیت سیکڑوں کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد اللہ کو پیارے

نئی دہلی، 29 اپریل (یو این آئی) ماہر رضویات اور برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد کل رات کراچی میں چل بسے وہ 78 برس کے تھے۔ تدفین آج بعد نماز ظہر کراچی میں عمل میں آئی۔ مرحوم دہلی کے شاہی امام فتحپوری ڈاکٹر محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا تھے۔

Hindustan Express
2 ہندوستان ایکسپریس
بدھ 30/ اپریل 2008

معروف اسلامی اسکالر مسعود احمد دہلوی کا انتقال

نئی دہلی 29 اپریل، یو این آئی: مسجد فتحپوری کے شاہی امام مفتی محمد مکرم احمد کے حقیقی چچا اور ماہر رضویات و برصغیر کے ممتاز محقق پروفیسر محمد مسعود احمد کا دل کا دورہ پڑنے سے کراچی میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ، تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ پروفیسر مسعود احمد نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ فتحپوری میں حاصل کی۔ وہ اپنے بڑے بھائی مولانا منظور احمد کی تجارداری کے سلسلے میں 1948 میں پاکستان گئے اور پھر وہیں کے ہو رہے۔ پاکستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ متعدد تعلیمی اداروں سے وابستہ رہے۔ 200 سے زائد کتابوں کے مصنف پروفیسر مسعود احمد نے خاندان مظہریہ پر متعدد کتابیں لکھیں اس کے علاوہ حضرت مجدد الف ثانی پر 14 جلدوں پر مشتمل بعنوان امام ربانی کتاب لکھی جسے حضرت مجدد الف ثانی کا انسائیکلو پیڈیا کہا جاتا ہے۔ مسجد فتحپوری کے نائب امام اور جمعیۃ کمیٹی آف انڈیا کے رکن مولانا محمد معظم نے اپنے چچا پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر شدید رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے انتقال سے برصغیر میں علم اور تحقیق کا روشن ستارہ غروب ہوگیا ہے۔ پروفیسر مسعود احمد گزشتہ ماہ ہی ہندستان کے دورے پر آئے تھے اور المجدد اکیڈمی کے پروگرام میں شرکت کی تھی۔ مفتی محمد مکرم احمد یا مولانا محمد معظم پاکستان روانہ ہونے والے ہیں۔ ڈاکٹر مسعود احمد کی پیدائش ایک مشہور و معروف دینی خاندان حضرت مفتی شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی شاہی مسجد فتحپور کے گھر میں 1930 میں ہوئی۔ 1945ء تک مدرسہ عالیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1948ء میں مشرقی پنجاب یونیورسٹی شملہ سے فاضل فارسی کا امتحان پاس کیا اور 1951ء میں پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انہوں نے اردو زبان میں اپنا گراں قدر مقالہ اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر کے عنوان سے پایہ تکمیل کو پہنچایا۔

روزنامہ جنگ کوئٹہ بدھ 7 مئی 2008ء

ڈاکٹر مسعود احمد مظہری کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں

کوئٹہ (پ ر) بزم باہو بلوچستان کے نگران اعلیٰ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے ایک بیان میں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے انتقال سے علمی تحقیق اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے نقطہ نظر سے عالم اسلام میں ایک خلا سا پیدا ہوا ہے جسے پر کرنے کیلئے ایک عرصہ درکار ہوگا انہوں نے کہا کہ مرحوم نے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر مسلسل کام کیا حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت امام احمد رضا خان کی حیات و تعلیمات پر اداروں کی سرپرستی کی اور وسیع اشاعتی کام کر کے سینکڑوں دینی حلقوں میں لٹریچر کے مفت تقسیم کا اہتمام کیا انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مجدد ملت، مسعود ملت حضرت محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں ہر ابتدا کی انتہا ہے ـــــ اور ہر انتہا کی ابتدا ہے ـــــ ہر آغاز کا انجام ہے ـــــ اور انجام کا آغاز ـــــ اے انسانو! اے آسمانِ دنیا کے ستارو! ـــــ اے بہارِ تخلیق کے دِل کش بیل بوٹو! ـــــ اے محبت و عشق کے رازدارو ـــــ اے جذبات کی اُمڈتی موجو! ـــــ اے خیالات کے برستے بادلو! ـــــ اے احساسات کی تڑپتی لہرو! ـــــ اے افکار کے اُبلتے چشمو! ـــــ اے جہانِ نو کے معمارو! ـــــ اے کائناتِ ارضی کے غوطہ خورو! ـــــ اے کائناتِ سماوی کے شاہینو! ـــــ اے شہروں اور بازاروں کی رونقو! ـــــ اے شہروں اور ملکوں کی بہارو! ذرا آنکھیں کھولو! ـــــ دیکھو دیکھو دنیا کا رنگ بدلنے والا ہے ـــــ وہ ہونے والا ہے جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا ـــــ جو عقل نے کبھی نہ سوچا ـــــ جو دل نے کبھی محسوس نہ کیا ـــــ دنیا کا نقشہ بدل جائے گا ـــــ بر اعظم بٹ جائیں گے ـــــ دنیا کے سارے ممالک خواب و خیال بن جائیں گے ـــــ شہروں کا نام و نشان نہ رہے گا ـــــ گلی کوچے دربدر ہو جائیں گے ـــــ بستیاں اُجڑ جائیں گی ـــــ محلات ویران ہو جائیں گے ـــــ شجر و حجر، وحوش و طیور سب نیست و نابود ہو جائیں گے ـــــ ایک آسمان ہو گا، ایک زمین، ایک مخلوق ـــــ وطنیت و صوبائیت کا تصور وہم و خیال بن جائے گا ـــــ سب زبانیں ایک زبان میں گم ہو کر سلامتی کے

عظمت کو پامال کر دیں گی ــــــ سب خیال ایک خیال میں سمٹ جائیں گے ــــــ
ــــــ حاکم و محکوم ایک ہو جائیں گے ــــــ آواز آئے گی ــــــ "آج کس کی
بادشاہت ہے؟" ــــــ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا ــــــ پوچھنے والا خود ہی کہے گا
"آج اُس غالب اللہ کی بادشاہت ہے" ــــــ بساطِ زمین پر سب بادشاہوں نے
کھیل کھیلا مگر آج سب کھیل چوپٹ ہو گئے ــــــ ساری بساطیں اُلٹ گئیں ــــــ
ایک ہنگامۂ دار و گیر ہے جہاں نہ بادشاہ، بادشاہ معلوم ہوتا ہے ــــــ نہ رعایا، رعایا
نظر آتی ہے ــــــ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے ــــــ کیسی بادشاہت، کس کی
بادشاہت؟ ــــــ کیسی حکمرانی، کس کی حکمرانی؟ ــــــ آج وہ رعب و دبدبہ کیا ہوا؟
آج وہ ہمہ اور طنطنہ کہاں گیا؟ ــــــ حیف شرمساری سی شرمساری ہے! ــــــ
گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں ــــــ سر جھکے ہوئے ہیں ــــــ اشک رواں ہیں ــــــ
دم گھٹ رہا ہے ــــــ سینہ پھٹ رہا ہے ــــــ کہاں جائیں، کس کو بلائیں؟
رفیق و دمساز کہاں گئے؟ ــــــ دوست و ہواخواہ کیا ہوئے؟ ــــــ اللہ اللہ! اتنے
اژدحام میں ــــــ اتنی بھیڑ بھاڑ میں بھی تنہائی کا احساس کھلتے جاتا ہے ــــــ
کوئی کسی کا نہیں، سب کو اپنی اپنی پڑی ہے ــــــ مگر ہاں ایک ایسا ہے جس کو دنیا
میں بھی اپنی فکر نہ تھی، دوسروں کی فکر تھی ــــــ آخرت میں بھی اپنی فکر نہیں، دوسروں
کی فکر ہے ــــــ اللہ رے اُس کی درد مندی و غمخواری! ــــــ اللہ رے اُس کے
ہوش و حواس! ــــــ سب کی نگاہیں اُس کی طرف ــــــ اُس کی نگاہ اللہ کی طرف
ــــــ مقدمہ پیش ہے ــــــ مجرم کھڑے ہیں ــــــ ایک ایک کر کے بخشے جا رہے
ہیں ــــــ کوئی بھی نہ چھوڑا ــــــ آخری جانے والا بھی نظروں میں ہے ــــــ
کوئی محروم نہیں ــــــ اللہ اکبر! امت کی حفاظت و پاسداری! ــــــ اے حریمِ عشق
کے مسند نشین! تجھ پہ کروڑوں درود ــــــ تجھ پر لاکھوں سلام!

مجدد ملت، مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ کا

وصیت نامہ برائے برادران طریقت

۱۲ ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ/۴ دسمبر ۲۰۰۶ء

☆ عقائد و اعمال میں سلف صالحین کی پیروی کریں۔

☆ عبادات، معاملات اور اخلاق میں شریعت کے اوامر و نواہی پر نظر رکھیں۔

☆ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھیں۔ جس نے اللہ پر بھروسہ کیا اللہ اس کے لئے کافی ہے۔

☆ نفسانی اور دینوی خواہشات کو قابو میں رکھیں خصوصاً خواتین...... دنیا حسین نظر آتی ہے مگر حسین وہی ہے جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں حسین ہے۔

☆ مصائب سے نہ گھبرائیں، مصیبتیں آتی ہی راحتوں کے لئے ہیں، فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا o اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ رب کریم کے اس ارشاد پر یقین رکھیں۔

☆ بدگمانیوں اور چغلیوں سے بچیں اپنے عیبوں پر نظر رکھیں۔

☆ سب پیر بھائی برابر ہیں، جو متقی و پرہیزگار ہے تعظیم و تکریم کے لائق ہے۔

☆ بہرصورت تعلقات کو قائم رکھیں مگر گستاخ رسول سے تعلقات ختم کرلیں۔ سوائے تجارتی تعلق کے۔

☆ گھر میں بچوں کے ساتھ، دفتر میں اہل حاجت کے ساتھ، دکان میں گاہکوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ رکھیں اور اخلاق سے پیش آئیں۔

☆ کبھی قرض نہ لیں، نہ قرض پر مال لیں، فاقہ کشی کی نوبت آئے تو قرض حسنہ لے سکتے ہیں، زکوٰۃ کے مستحق ہوں تو زکوٰۃ بھی لے سکتے ہیں مگر ہمت سے کام لیں، دوسروں پر نظر نہ رکھیں۔

☆ فقیر نے تبلیغ اسلام کے لئے جو کتابیں لکھی ہیں اُن کو چھاپتے رہیں اور دنیا میں پھیلاتے رہیں، یہ ہم سب کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

☆ بزم ارباب طریقت، ادارۂ مسعودیہ، امام ربانی فاؤنڈیشن، ادارہ مظہر السلام، شرکت اسلامیہ کی مطبوعات کو پھیلاتے رہیں، مجالس و محافل قائم کرتے رہیں کہ تقریر و تحریر تبلیغ اسلام کے لئے موثر ذرائع ہیں۔

☆ ادارہ مسعودیہ کی ویب سائٹ کے لئے جناب چراغ الدین مسعودی اور محمد عمیر خان مسعودی سے تعاون کرتے رہیں، بالخصوص عزیزم ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، برادرم منصور صاحب، ڈاکٹر صفی الدین، ڈاکٹر اقبال اختر القادری۔

☆ ادارے کی کتابیں چھاپنے کے لئے کبھی کسی سے قرض نہ لیں نہ اشارے کنایہ میں کسی برادر طریقت کی تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھیں اور غیبی مدد پر یقین رکھیں۔

☆ ادارے کی مطبوعات کی اشاعت کے لئے اگر پاکستان کا دورہ کرکے کتب فروشوں سے رابطہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ معاملہ کرتے وقت اس شہر کے کسی واقف کار عالم، شیخ طریقت یا برادر طریقت کو ضرور بیچ میں ڈال لیں۔ قرض پر دس ہزار تک کا مال دیں، معاملہ صاف نہ ہو روک دیں۔

☆ جن لوگوں نے فقیر کی طرف سے غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی فقیر اُن کو معاف کرتا ہے، برادران طریقت سے گزارش کرتا ہے وہ بھی ان حضرات سے دل صاف رکھیں کہ صفائی و پاکیزگی دل ہی کو زیب دیتی ہے۔

☆ دار العلوم مجددیہ نعیمیہ اور رکن الاسلام جامعہ مجددیہ نیز ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا سے تعاون کرتے رہیں...... اور ادارۂ مظہر اسلام، شرکت اسلامیہ کو اپنے ادارے سمجھیں۔

☆ اہل و عیال خصوصاً والدین کریمین کی خدمت سے غافل نہ ہوں، ان کی خوشنودی میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے۔

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

☆

۱۔ادارۂ مسعودیہ:

۲/۶-۱۵ای ناظم آباد کراچی۔فون ۶۶۱۴۷۴۷

۲۔ضیاءالاسلام پبلی کیشنز:

ضیاءمنزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ، عیدگاہ

کراچی۔فون ۲۶۳۳۸۱۹-۲۲۱۳۹۷

۳۔فرید بک اسٹال:

۳۸-اردو بازار، لاہور۔فون ۰۴۲-۷۲۲۴۸۹۹-۷۳۱۲۱۷۳

۴۔ضیاءالقرآن:

۱۴-انفال سنٹر، اردو بازار کراچی۔فون ۲۶۳۰۴۱۱-۲۲۱۰۲۱۲

۵۔مکتبہ غوثیہ:

پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلّہ فرقان آباد کراچی۔

فون ۴۹۱۰۵۸۴-۴۹۲۶۱۱۰

۶۔مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم:

کنڈہالہ (مجاہد آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان

مجدد ملت حضرت مسعود ملت علیہ الرحمہ

اے جوانو! ــــ اے مستقبل کی امیدو! ــــ اور اے ملت اسلامیہ کی بہارو! ــــ تمہارا المیہ یہ ہے کہ تمہارا کوئی ایک رہنما نہیں ــــ رہنما تو ہیں مگر آپس میں الجھے ہوئے ہیں ــــ تم ایک ایک کا منہ تکتے ہو ــــ ایک ایک کے پیچھے دوڑتے ہو ــــ کبھی مایوس پلٹتے ہو ــــ کبھی آگے بڑھتے ہو ــــ ہاں تم ہمت نہ ہارنا ــــ محمد مصطفیٰ ﷺ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا ــــ ان کے عشق کو سینہ سے لگا کر رکھنا ــــ ان کے حضور فداکاری کیلئے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھنا ــــ جان کو جان نہ سمجھنا ــــ ان کے رنگ میں خود کو رنگنا کہ ان سے بہتر کسی کا رنگ نہیں ــــ ان کی عادات کریمہ اور اخلاق عالیہ کو اپنانا ــــ خود کو دل نواز بنانا ــــ تم جس کی صحبت میں بیٹھو اور جو کتاب پڑھو یہ ضرور دیکھنا کہ دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ گھٹ تو نہیں رہا ــــ اگر دل سے یہ جوہر عشق نکلتا دیکھو تو پھر فوراً اس صحبت سے الگ ہو جانا اور اس کتاب کو بند کر کے رکھ لینا ــــ وہ کتاب جو دلوں میں وسوسے پیدا کرے، وہ صحبت جو تمہارے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کر کے گستاخ و بے ادب بنا دے ــــ تم کو منجدھار میں کھڑا کر کے چھوڑ دے، اس کے قریب ہرگز نہ جانا ــــ تم اپنے آپ پر نظر رکھو ــــ خود کو سنوارو، خود کو بناؤ ــــ محمد الرسول اللہ ﷺ کا نمونہ تمہارے سامنے ہے ــــ ہاں بندگی کا صحیح لطف آپ کی غلامی میں ہے ؎

مصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست

اگر باؤ نرسیدی تمام بولہبی است